

کنگ چانگ

ظفرالملک نے مینڈولن پر ایک دُھن چھیڑ رکھی تھی اور جیمسن پورے کمرے میں تھرکتا پھر رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور پورے جسم

پر لرزہ سا طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی مشینی عمل کے تحت جسم کا ایک ایک ریشہ پھڑک رہا ہو۔!

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے کال بل کا بٹن دبایا اور گھنٹی کی تیز آواز کے ساتھ ہی ظفر کا ہاتھ بھی رُک گیا۔ جیمسن جس پوزیشن میں تھا اسی میں رہ گیا۔

”جاؤ دیکھو۔۔۔! کون ہے۔۔۔؟“ ظفر نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

کوئی بد ذوق ہی ہوگا جس نے اس وقت میری مسرتوں کو سانپ بن کر ڈسنے کی کوشش کی ہے!“

”چھوٹے چھوٹے جملے بولا کرو۔۔۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔!“

جیسن شانے لٹکائے شرابیوں کی طرح جھومتا ہوا صدر دروازے کی طرف چل پڑا۔

لیکن دروازہ کھولتے ہی دیوتا کوچ کر گئے۔! سامنے عمران کھڑا اُسے غصیلی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

”تت۔۔۔تت۔۔۔ تشریف لائیے یور میجسٹی۔۔۔!“ وہ کئی قدم پیچھے ہٹ کر بولا۔

عمران خاموشی سے اندر داخل ہوا۔

ظفرالملک بھی عمران کو ایسے موڈ میں دیکھ کر بوکھلا گیا تھا۔

”کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے۔۔۔!“ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔!“ عمران پہاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔ تمہارے اس بن مانس نے میری زندگی تلخ کر کے رکھ دی ہے۔۔۔!“

”مم۔۔۔ میں نے!“ جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

”ہاں تم نے۔۔۔! کیا میں کروڑ پتی ہوں۔۔۔؟“

”میں نہیں سمجھا یور میجسٹی۔۔!“

”کل میں نے صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ تابیتی میں کون سی زبان بولی جاتی ہے اس پر تم جوزف کو تابیتی اور جغرافیہ کیوں پڑھانے بیٹھ گئے تھے!“

”اس نے مجھ سے اس جزیرہ کا محلّ وقوع پوچھا تھا۔۔؟ کیا میں نے اسے کوئی غلط بات بتائی تھی۔۔! یور میجسٹی۔۔!“

”تابیتی کے آخری بادشاہ پومارے پنجم کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔!“ عمران گرج کر بولا۔

”تو اس سے کیا ہوا یور میجسٹی۔!“

”تذکرہ کیا ہی تھا تو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ شراب پیتے پیتے مر گیا تھا اور اس کے مقبرے کی بالائی منزل شراب کی بوتلوں کی شکل میں تراشی گئی ہے۔!“

”آپ بیٹھ تو جائیے جناب۔۔!“ ظفر بول پڑا۔

”ہرگز نہیں۔۔!“ عمران سر ہلا کر بولا ”بیٹھنے سے میرا غصہ دھیمّا پڑ جائے گا!“

”آخر اس غصے کی وجہ کیا ہے یور میجسٹی۔۔!“ جیمسن نے کھسیانی ہنسی کے ساتھ پوچھا۔

”دانت بند کرو۔۔۔ وہ شب تاریک کا بچہ کل سے بیٹھا رو رہا ہے۔ رات کی نیند حرام کر دی۔۔۔ کبھی چپکے چپکے روتا ہے اور کبھی دھاڑیں مارنے لگتا ہے!“

”آخر کیوں؟“ ظفر اور جیمسن نے بیک زبان سوال کیا۔

”کہتا ہے پومارے پنجم خوش نصیب تھا کہ پیتے پیتے مر گیا، مجھے اس مقبرے کی زیارت کرا دو باس۔۔!“

دونوں ہنس پڑے اور عمران چیخ کر بولا، ”دانت بند کرو، ورنہ ایک ایک کا خون پی جاؤں گا!“

دونوں یکلخت سنجیدہ ہو کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔

"کیا میں پاگل ہو جاؤں۔۔۔؟"

"نہیں میرے ساتھ چلو ڈارلنگ۔۔۔!" سیاہ فام عورت بولی۔ "اب میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔!"

جیمسن اور ظفر حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔ سلیمان بھی بلورچی خانے سے دوڑ آیا تھا۔ لیکن گفتگو انگریزی میں ہونے کی بناء پر اس کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے باس۔۔۔! میں اس عورت کو نہیں جانتا۔۔۔!" جوزف بے بسی سے بولا اور ایک ایک کی صورت دیکھنے لگا۔ چہرے پر ایسے ہی تاثرات تھے جیسے بری طرح جھینپ رہا ہو۔!

"تم۔۔۔ تم۔۔۔!" عورت غصیلے لہجے میں بولی۔ "اپنی بیوی کو نہیں پہچانتے۔!" "فراڈ!" جوزف حلق پھاڑ کر دھاڑتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ "میرے ساتھ کسی قسم کا فراڈ کیا جا رہا ہے! اگر تم بھی دھوکے میں آ گئے باس۔۔۔! تو پھر میں خودکشی کر لوں گا۔!" "نہیں حضور میں اب آپ کا باس نہیں رہا۔ مجھے مزید شرمندہ نہ فرمائیے۔!" "باس تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔!"

عمران اُسے کوئی جواب دئیے بغیر عورت کی طرف مڑ کر بولا۔ "آپ پرنس کو لے جا سکتی ہیں یورہائی نس۔۔۔!"

"مجھے کہاں بھیج رہے ہو باس۔۔۔!"

"ابے مرا کیوں جا رہا ہے۔۔۔!" عمران اردو میں بولا۔ "اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو میں اسے دیکھ لوں گا۔!"

"تم یکین کیسے کیا باس۔۔۔!"

"بکواس مت کرو۔۔۔ چپ چاپ اٹھو اور جہاں یہ لے جائے چلے جاؤ۔!"

"لیکن یہ تو بیوی بولٹی۔۔۔!"

"میرا حکم مانو ورنہ اسے بیوہ کردوں گا۔!"

جوزف کے چہرے پر مردنی چھا گئی! دیکھتے ہی دیکھتے جوزف وہاں سے رخصت ہو گیا۔

جیمسن نے کھڑکی سے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ نیچے لمبی سیاہ گاڑی کھڑی تھی اور باڈی گارڈ ان دونوں کے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھول رہا تھا۔
"تم دونوں ان کا تعاقب کرو گے۔۔۔!" عمران نے ظفر سے کہا۔

"قصہ کیا ہے۔۔۔؟"

"سندباد کا۔۔۔ جاؤ۔۔۔ مجھے باخبر رکھنا۔!"

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور فلیٹ سے نکل گئے۔

"سندباد کا کیا قصہ تھا صاحب۔۔۔۔" سلیمان نے آگے بڑھ کر پوچھا!

"اچھا تو اب آپ بھی بور کریں گے۔۔۔۔!"

"وہ کون تھی۔۔۔ جوزف ہی کی سی شکل تھی اُس کی۔۔۔۔!"

"شہزادہ جوزف۔۔۔۔!" عمران نے آنکھیں نکال کر تصحیح کی۔۔۔!

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"

"جوزف یقیناً بنکٹا کا شہزادہ ہے۔۔۔۔ وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔!"

"نہیں۔۔۔۔!" سلیمان اچھل پڑا۔

"ابے تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔!"

"نہیں صاحب۔۔۔۔ خدا نہ کرے۔۔۔۔ دراصل میں ہی بدنصیب ہوں کہ زندگی بھر چولہا

ہانڈی ہی کرتا رہ جاؤں گا۔۔۔۔!"

"نہیں نہیں اگر تو کہے تو میں تجھے شہنشاہ ہیل سلاسی کا فرزند اکبر بھی قرار دے سکتا ہوں۔!"

"جی نہیں۔۔۔۔۔ مجھے اپنے ہی باپ کا بیٹا رہنے دیجئے، چولہا ہانڈی ہی ٹھیک

ہے۔۔۔۔۔!"

"شاباش اناردانے کی چٹنی بھی بنا لیجیو! مسور کی دال چٹنی کے بغیر نہیں چلتی۔!"
 "تو کیا وہ اب واپس نہیں آئے گا۔!" سلیمان نے مایوسی سے پوچھا۔
 "خدا جانے۔۔۔۔!"

"دل کڑھ رہا ہے اُس کے لئے۔۔۔۔!"
 "چل چل۔۔۔۔ ہر وقت لڑتا جھگڑتا رہتا تھا اُس سے۔۔۔۔!"
 "اُس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ صاحب۔۔۔۔! محبت اپنی جگہ پر ہے۔۔۔۔ کبھی کبھی کہتا تھا تم
 ہم کو نہیں جانتا سلیمان بھائی۔! تیرے لئے جان بھی دے سکتا۔!"
 "دیکھ پھر کچھ جل رہا ہے کچن میں۔!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"بات سمجھ میں نہیں آئی۔!" ظفر نے جیمسن سے کہا۔
 "یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ سب کچھ جوزف کی لاعلمی میں ہوا ہے۔!"
 جیمسن بولا۔
 "بات تابیتی کی چل رہی تھی اور پھر وہ شہزادی صاحبہ ٹپک پڑیں یہ بنکاتا ہے کہاں
 یور ہائی نس۔!"
 "میں نہیں جانتا۔۔۔۔!"
 "جوزف کے چہرے پر اس وقت صداقت دیکھی تھی جب وہ اپنی شہزادگی سے انکار
 کر رہا تھا۔!"

"کیوں دماغ چاٹ رہے ہو، اپنے کام سے کام رکھو!"
 دونوں ایک لمبی سی گاڑی کا تعاقب کر رہے تھے جس میں جوزف اپنی نودریافت
 بیوی سمیت کسی نامعلوم منزل کی طرف اڑ جا رہا تھا۔!"
 جیمسن ظفر کی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ دفعتاً اُس نے کہا۔ "ایک گاڑی ہمارا بھی
 تعاقب کر رہی ہے۔!"

"مجھے علم ہے۔۔۔!" ظفر بولا "بس خاموشی سے چلتے رہو۔!"
 کچھ دیر بعد جوزف کی گاڑی ایک غیر ملکی سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں داخل

ہوتی نظر آئی۔

جیمسن نے اپنی گاڑی کی رفتار کم کر دی اور اس کا تعاقب کرنے والی گاڑی آگے چلی گئی۔

"اُس کے پیچھے چلو۔۔۔!" ظفر بولا۔

"جوزف کی نگرانی کرنے کو کہا گیا تھا۔!" جیمسن نے یاد دلایا۔

"میں کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے چلو۔!"

"چلتے۔۔۔!" جیمسن نے طویل سانس لے کر کہا۔ "ضروری نہیں کہ وہ لڑکی ہی ہو۔

اگر اپنے ہی قبیلے کا کوئی آدمی نکلا تو۔۔۔؟"

"خاموشی سے چلے چلو۔۔۔! جولیانافنٹر واٹر تھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔"

"یہ عورت آج تک میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔۔۔!"

"بھلا آپ کیوں کوشش کرتے ہیں اسے سمجھنے کی۔!"

"اکثر عمران صاحب کا تعاقب کرتے دیکھا ہے۔!"

"اپنے کام سے کام رکھو۔!"

"کام ہی کوئی نہیں ہے۔ ویسے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں یور ہائی نس کہ وہ

جولیا نہیں تھی۔!"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں چلتے رہو۔!"

"ایز یو پلزز۔۔۔!"

سڑک پر ٹریفک کا اژدھام نہیں تھا۔ اکادکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ دفعتاً اگلی گاڑی رک گئی اور کھڑکی سے ایک ہاتھ نے نکل کر پیچھے آنے والی گاڑی کو رکنے کا اشارہ کیا۔

جیمسن نے پورے بریک لگائے تھے ورنہ گاڑی اگلی گاڑی تک پہنچتے پہنچتے ٹکرا ہی جاتی۔

کار ڈرائیو کرنے والی جولیانافنٹر واٹر نہیں تھی البتہ کسی حد تک اس سے مشابہہ ضرور تھی۔

جیمسن دانت نکالے کھڑا اُسے گھور رہا تھا اور وہ اپنی گاڑی سے نکل کر فرانسیسی

زبان میں بولی۔

"یہاں کوئی میری زبان نہیں سمجھ سکتا، میں راستہ بھول گئی ہوں۔!"

جیمسن نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور ظفر کی طرف مڑا۔ وہ بھی گاڑی سے اتر آیا تھا۔ اُس نے ایسے گفتگو جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"شائد میں تمہاری زبان سمجھ سکتا ہوں۔!" جیمسن نے فرانسیسی زبان میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔۔خدا یا۔۔۔۔۔شکر۔۔۔۔۔!" لڑکی کھل اٹھی۔

"بتاؤ۔۔۔۔۔میرے لائق کیا خدمت ہے۔۔۔۔۔!"

"میں فرانسیسی سفیر کے ثقافتی اتاشی کی مہمان ہوں۔ مجھے سفارت خانے پہنچا دو۔"

"مجھے حیرت ہے محترمہ۔۔۔۔۔! آپ سفارت خانہ پیچھے چھوڑ آئی ہیں اسی سڑک پر۔!"

"مجھے ساری عمارتیں یکساں معلوم ہوتی ہیں۔!"

"گاڑی موڑ کر میرے پیچھے چلی آؤ۔" جیمسن نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

لڑکی نے اس کے مشورے پر عمل کیا تھا اور اب دونوں گاڑیاں واپس ہو رہی تھیں۔

"چکر سمجھ میں نہیں آیا۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"پرواہ مت کرو۔۔۔۔۔" ظفر ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "بہت دنوں کے بعد ایک معیاری

نمونہ نظر آیا ہے دوستی ہو گئی تو وقت اچھا گزرے گا۔!"

"کہیں مارے نہ جائیں۔۔۔۔۔! جوزف وہیں لے جایا گیا ہے جہاں یہ ہمیں لے جا رہی ہے۔!"

"سٹ آپ۔۔۔۔۔!"

"لینگویج پلیز۔۔۔۔۔! لڑکی لاکھ معیاری سہی لیکن آپ اپنا معیار برقرار رکھئے۔!"

"اچھا اب خاموش۔!"

"خیر۔۔۔۔۔خیر۔۔۔۔۔میں گاڑی باہر ہی روکوں یا کمپاؤنڈ میں لیتا جاؤں۔!"

"اندر چلو ورنہ بات آگے کیسے چلے گی۔۔۔۔۔!"

"دورہ پڑ گیا آپ پر یور ہائی نس۔۔۔۔۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔ جیمسن سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں گاڑی موڑ رہا تھا۔

دونوں گاڑیاں قریب قریب پارک ہوئیں اور لڑکی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "بہت بہت

شکریہ! ہاں یہی عمارت ہے تم لوگ بھی اترو۔۔۔ میں تمہیں اپنے میزبان سے ملاؤں گی۔!“

”تم نے دیکھا۔“ ظفر آہستہ سے بولا۔“ اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔“
 ”میں مناسب نہیں سمجھتا یور ہائی نس۔۔۔!“
 ”کیا مناسب نہیں سمجھتے۔۔۔؟“

”یہی کہ ہم اس کے ساتھ عمارت میں داخل ہوں۔!“
 ”تم جانتے ہو کہ یہاں میرے کئی شناسا ہیں۔!“
 ”اترو نا۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو۔۔۔!“ وہ گاڑی کے قریب آکر بے تکلفی سے بولی تھی۔
 وہ انہیں عمارت کے ایک رہائشی حصے میں لائی۔
 ”کیا پیو گے۔۔۔!“ اس نے جیمسن سے پوچھا۔
 ”ٹھنڈا پانی۔۔۔!“

”شکل ہی سے معلوم ہوتا ہے۔۔۔!“ اُس نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا ”تم بتاؤ۔“
 ”ضرورت نہیں محسوس کر رہا۔!“
 ”تم لوگ فرانسیسیوں کے سے لہجے میں فرنچ بول سکتے ہو۔!“ لڑکی نے کہا۔ ”میرا نام لوئیسہ ہے۔۔۔!“

”میں ظفر ہوں۔۔۔ اور یہ میرا سیکریٹری جیمسن۔۔۔!“
 دونوں خوبصورت ہو۔!“
 جیمسن کے دانت نکل پڑے۔! ٹھیک اُسی وقت بائیں جانب سے آواز آئی۔ ”تمہاری اجازت سے۔!“

وہ چونک کر مڑے۔۔۔ دروازے میں وہی سیاہ فام عورت کھڑی نظر آئی جسے جوزف کی بیوی ہونے کا دعویٰ تھا۔

”اوہ۔۔۔ مادام۔۔۔!“ لڑکی بوکھلا کر بولی۔ ”یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ میرے دوست ہیں۔!“
 ”میں ان دونوں سے واقف ہوں۔“ پرنسز بنکاٹا نے پروقار لہجے میں کہا۔ ”تم نے بہت اچھا کیا انہیں لے آئیں۔۔۔ یہاں پرنس اجنبیوں میں پریشان ہو رہے ہیں۔“
 جیمسن نے آہستہ سے اپنی کھوپڑی سہلائی اور معنی خیز نظروں سے ظفر کی طرف

دیکھنے لگا۔

”میں سفارت خانے کا راستہ بھول گئی تھی یہی لوگ مجھے یہاں لائے ہیں۔“ لوئیس نے کہا۔

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیا یہ فرنچ بول سکتے ہیں۔۔۔۔؟“

”اسی بناء پر تو میری رہنمائی کر سکے ہیں۔ ورنہ میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یہ لوگ روانی سے فرنچ بول سکتے ہیں۔!“

”کیا تم لوگ کچھ دیر پرنس کی دل دہی کر سکو گے؟ پرنسز نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”یقیناً۔۔۔ یقیناً۔۔۔!“

”اب سنبھالئے۔۔۔۔!“ جیمسن اردو میں بولا۔ ”آئے تھے اس پری وش کے چکر میں اور بھگتئے ملکہ تاریک۔۔۔ شکل کش کو۔۔۔!“

”بکو مت۔۔۔۔!“

”تو آؤ۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ شاید پرنس تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائیں۔!“ دونوں بنکاٹا کی شہزادی کے پیچھے چل پڑے۔ جیمسن جھنجھلاہٹ میں اُس کی مٹکتی ہوئی چال کی نقل اُتار رہا تھا۔

ایک بڑے اور آراستہ کمرے میں پہنچ کر شہزادی ٹالابوآ رُک گئی۔ ”تم لوگ بیٹھو۔۔۔ پرنس لباس تبدیل کر رہے ہیں۔“ اُس نے کہا اور انہیں وہیں چھوڑ کر خود چلی گئی۔

”میرا خیال ہے کہ ہم پہنس گئے ہیں۔!“ ظفر آہستہ سے بولا۔

”اس کلوٹی سے۔۔۔۔!“ جیمسن کے لہجے میں تضحیک تھی۔

”یقین کرو، معاملہ گڑبڑ معلوم ہوتا ہے۔۔۔!“

”کیا مطلب۔۔۔۔؟!“

”دیکھ لینا۔۔۔!“ ظفر نے طویل سانس لی۔

دفعۃً داہنی جانب والے دروازے کا پردہ ہٹا کر جوزف اس ہیئت کذائی میں اندر داخل ہوا کہ اس کے جسم پر سرخ رنگ کے مخمل کا بند گلے والا کوٹ تھا اور ٹانگوں

میں سفید پتلون، چہرے پر ہوائیں اڑ رہی تھیں۔ لیکن ان پر نظر پڑتے ہی ایسا لگا جیسے جی ٹھہر گیا ہو۔

”اوہ۔۔۔مسٹر۔۔۔مسٹر۔۔۔!“ وہ کہتا ہوا آگے بڑھا۔

ظفر اور جیمسن بڑے ادب سے اٹھ گئے۔

”خدا کے لئے تم لوگ تو سمجھنے کی کوشش کرو۔ خدا جانے باس نے مجھے کہاں جھونک مارا ہے۔!“ وہ مسمسی صورت بنا کر بولا۔

”سچی بات ہے۔۔۔!“ جیمسن نے انگلی اٹھا کر کہا۔

”آسمان والی کی قسم میں جوزف ہوں۔۔۔ علی عمران کا ایک ادنیٰ غلام۔!“

”مسٹر علی عمران کو یقین آ گیا ہے کہ تم والنی بنکاٹا کے فرزند ارجمند ہو۔!“

”میرا باپ اپنے قبیلے کا سردار ضرور تھا لیکن اس کی بسراوقات کا انحصار صرف ہاتھی دانت کی فراہمی تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ منحوس بنکاٹا کہاں واقع ہے۔۔۔؟“

”افریقہ میں نہیں ہے۔۔۔؟“ جیمسن نے پوچھا۔

”میں نے تو نہیں سنا۔۔۔! میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔!“

”چلو غلط ہی سہی!“ جیمسن ہنس کر بولا۔ ”اگر اس طرح مفت کی بیوی ہاتھ آئے تو

میں شہزادہ ہی نہیں بلکہ شہنشاہ عالم بننے کو بھی تیار ہوں۔!“

”تم سمجھتے نہیں مسٹر! وہ کوئی بدروح ہے۔!“

”بیوی بھی تو ہے تم فکر کیوں کرتے ہو۔!“

”نہیں مسٹر۔۔۔!“ جوزف ناگواری سے سر ہلا کر بولا۔ ”بیوی کے ساتھ میں جنت میں

بھیجانا پسند نہیں کروں گا۔ آخر باس کی آسمانی ذہانت کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے

بے چوں و چراں اس کتیا کی بچی کو میری بیوی تسلیم کر لیا۔!“

”مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے۔۔۔!“

”یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی۔!“ جوزف بگڑ کر بولا۔ ”مفت آئی رسی سے کیا تم اپنے گلے میں پھندا لگانا پسند کرو گے۔!“

”جمالیاتی حس کی رمق بھی نہیں ہے اس میں۔“ جیمسن نے ظفر سے کہا۔

”اسے بور مت کرو۔“ ظفر بولا۔ ”تم پر اگر کبھی ایسی ہپتا پڑی ہوتی تو تمہیں احساس

ہوتا۔

”کیا شراب نہیں ملی۔۔۔؟“ جیمسن نے ہنس کر جوزف سے پوچھا۔
 ”شراب بہت ہے لیکن میرے لئے پانی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی، باس پتا نہیں کون سی پلاتے ہیں کہ پہلے ہی گھونٹ پر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔!“
 ”کون سی پلاتے ہیں۔۔۔؟“ ظفر نے جیمسن سے سوال کیا۔
 ”دیسوی شیرہ، ورنہ وہ خود ہی بھیک مانگتے پھر رہے ہوتے۔!“ جیمسن بالا۔
 دفعتاً ٹالابوآ پھر کمرے میں داخل ہوئی اور کڑک کر بولی۔ ”تم لوگ پرنس کو بھکا رہے ہو۔!“
 ”نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی یور ہائی نس۔۔۔!“
 ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔ ٹالابوآ نے تالی بجائی اور دوسرے ہی لمحے دو مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔
 ”ان دونوں کو پکڑ کر بند کر دو۔۔۔!“ ٹالابوآ نے انہیں حکم دیا۔
 ”تم یہ کیا(؟) کر رہی ہو کتیا کی بچی۔۔۔!“
 جوزف غرایا۔
 ”جو میرا دل چاہ رہا ہے۔“ وہ سرد لہجے میں بولی۔ ”تمہاری گالیوں کا برا نہیں مانتی کیوں کہ تم میری زندگی ہو۔!“
 ”میں تمہاری موت بن جاؤں گا۔ ورنہ اپنا یہ حکم واپس لے لو۔!“
 ”مجھے یہ اختیارات ہز میجسٹی بنکاتا سے ملے ہیں۔!“
 ”دونوں کی ہڈیاں توڑ دوں گا، ورنہ باز آ جاؤ۔!“
 مسلح آدمی ظفر اور جیمسن کو کمرے سے باہر نکال لائے۔ ریوالوروں کی نالیں ان کی کمر سے لگی ہوئی تھیں۔!

مگر یہ بنکاتا ہے کہاں۔۔۔؟ جولیا نے صفر سے سوال کیا۔
 ”میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔! ایکس ٹو کے حکم سے ان دونوں کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔!“

"اور وہ کالا پرنس اس وقت کہاں ہے۔!"

"فرنچ ایمبسی میں۔۔۔!"

"کہانی کیا ہے۔۔۔؟"

"شاید ہی عمران صاحب کے علاوہ اور کسی کو علم ہو۔۔۔! جوزف کو چپ چاپ اُس عورت کے حوالے کر دینے کے بعد ظفر اور جیمسن کو ان کے پیچھے لگا دیا تھا۔"

"عمران کہاں ہے۔۔۔؟"

"اپنے فلیٹ میں۔۔۔ بے حد مغموم ہے۔۔۔!"

"چلو چلتے ہیں۔۔۔!" جولیا اٹھتی ہوئی بولی۔

"تم ہی جاؤ۔۔۔ مجھ سے تو ان کی شکل نہیں دیکھی جاتی۔!"

"اتنا ہی سیریس ہے۔۔۔؟"

"سیریس نہیں ہے۔۔۔؟"

"تب تو دیکھنے کی چیز ہوگا۔۔۔!" وہ ہنس کر بولی۔ "تم جاؤ نہ جاؤ۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔!"

سائیکو مینشن سے نکل کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اور عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔!

وہ گھر پر ہی موجود تھا۔ صفر کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بہت ہی عزیز شخصیت کی تدفین کے بعد گوشہ گیر ہو گیا ہو۔! جولیانافنٹر واٹر اپنا کھنڈرا موڈ برقرار نہ رکھ سکی۔ غیر ارادی طور پر اس کا رویہ بھی تعزیت ہی کا سا ہو کر رہ گیا۔

"مجھے بھی افسوس ہے۔!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

بہت اچھا ہوا تم چلی آئیں۔ وہ تو قسمت کا سکندر تھا اُس کی ہر خواہش پوری ہوتی تھی۔!"

عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی۔۔۔؟"

"اب کیا بتاؤں، مجھے تو سلیمان کی طرف سے بھی تشویش ہو گئی ہے۔!"

”کیوں۔۔۔؟ کیوں۔!“

”اگر وہ بھی نواب زادہ نکلا تو پھر کیا میں چنے مرمے پھانکتا پھروں گا۔!“

”آخر قصہ کیا تھا۔۔۔؟“

”پرنسز ٹالابوآ۔۔۔ ساری دنیا میں اپنے شوہر کو تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ یہاں پہنچ کر اس نے فرنچ ایمبسی والوں کو اپنے شوہر کی تصویر دکھائی۔ ان ناہنجاروں نے کہ جوزف کو پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ اُس کو میرا پتہ بتا دیا۔!“

”لیکن میں نے سنا ہے کہ جوزف نے اس کا اعتراف نہیں کیا کہ وہ شہزادہ ہے۔!“

”میں کب کسی کو بتاتا ہوں کہ میں مسٹر رحمان کا فرزند رشید ہوں۔!“

ہلکی سی مسکراہٹ جولیا کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور عمران کہتا رہا۔ ”شاہ بنکاٹا یعنی اس کے باپ سے بھینس کے دودھ پر اس کا تنازعہ ہو گیا تھا، لہذا وہ بنکاٹا سے نکل کھڑا ہوا۔“

”بھینس کے دودھ پر تنازعہ۔!“ جولیا نے حیرت سے کہا۔

”ہاں۔۔۔ جوزف کا خیال تھا کہ بھینس کا دودھ نفاع ہے۔ اور شاہ بنکاٹا کا ارشاد تھا کہ نہیں، کاسر ریاہ ہوتا ہے۔۔۔ یہ جھگڑا اس قدر بڑھا کہ جوزف نے گھربار چھوڑ دیا۔!“

”سچی بات۔۔۔؟“ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

”میری بات پر کسی کو بھی یقین نہیں آتا۔“ عمران نے بُرا مان کر کہا۔!

”اچھا یہ بتاؤ یہ بنکاٹا ہے کہاں۔۔۔؟“

”بحرالکابل کے بے شمار جزائر میں سے ایک۔۔۔ فرانس کا مقبوضہ لیکن وہاں رسمی طور پر ایک سیاہ فام خاندان کی بادشاہت ہے۔ اور جوزف اسی خاندان کا چشم و چراغ ہے۔ موجودہ بادشاہ کے بعد اسی کی تاج پوشی ہو گی۔ خود حکومت فرانس اس سے متعلق تشویش میں مبتلا تھی۔“

”تو پھر جوزف اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتا۔!“

”بے حد چالاک ہے۔۔۔!“ عمران بائیں آنکھ دبا کر شرارت آمیز لہجے میں بولا۔ ”اچھی طرح جانتا ہے کہ اعتراف کر لینے کے بعد بھینس کا دودھ پینا پڑے گا۔!“

”ضروری تو نہیں ہے۔!“

"یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کہ بنکاٹا کے شاہی خاندان کی روایات کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ولی عہد کی پرورش شاہی بھینس کے دودھ پر ہوتی ہے۔۔۔ بیچارہ جوزف پیدائش سے جوانی تک اسی بدذوقی میں مبتلا رہنے کی بناء پر اس قدر بلا نوش ہو گیا ہے کہ پانی کی جگہ بھی شراب ہی پیتا ہے۔!"

"دماغ میں تو اتار دی ہے تم نے یہ بات لیکن دل تسلیم نہیں کرتا۔!"

"بھلا تمہارے دل کا جوزف سے کیا تعلق۔۔۔؟" عمران بگڑ کر بولا۔

"فضول باتیں مت کرو۔!"

"سنو۔۔۔ رس ملائی۔ اگر تمہارے چوہے ایکس ٹو نے ضد نہ کی ہوتی تو میں اس شہزادے کو بھینس کا دودھ حرام ہی رہنے دیتا۔!"

"ایکس ٹو کا کیا مطلب۔۔۔؟"

"اُسی نے تو سب سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی کہ جوزف بنکاٹا کا ولی عہد ہے۔ لہذا اسے اس کی بیوی ٹالابوا کے حوالے کر دیا جائے۔!"

"مجھے حیرت ہے۔!"

"ارے تو کیا تم ایکس ٹو کی نصف بہتر ہو کہ تمہیں اس پر حیرت ہے۔۔۔ یہاں سے جاؤ اور مجھے سوگ منائے دو۔!"

"جیمسن اور ظفر کو تم نے ان کے تعاقب میں روانہ کیا تھا۔!"

"یہ کب کی خبر ہے۔!" عمران چونک کر بولا۔

"کیا تم نہیں جانتے۔۔۔؟"

عمران نے پُر تفکر انداز میں سر کو منفی جنبش دی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔

"ایکس ٹو کی ہدایت پر صفدر انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ دونوں۔۔۔؟" عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہیں علم نہ ہو! ایکس ٹو نے ان دونوں کو ان کے پیچھے لگایا ہو۔!"

"میری عقل ہی خبط ہو گئی ہے۔!" عمران اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا۔

"آدمی بنو۔!"

"کیا مطلب...؟"

"سب پر خاک ڈالو۔!"

"اچھا ڈال دی۔۔۔ آگے چلو۔!"

"میں نے دو ماہ کی رخصت کے لئے درخواست دی ہے۔۔۔! چلو کہیں باہر چلیں۔!"

"میں کیوں چلوں۔۔۔؟ مجھے یہاں کیا تکلیف ہے۔!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔!

"تم۔۔۔!" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"جاؤ۔۔۔!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "میرے رونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔!"

"شاید تم کبھی آدمی نہ بن سکو۔۔۔!" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔ "اس وقت میں تمہارے

پاس ایک کام سے آئی ہوں۔ مگر اب نہ کہوں گی۔!"

"کام کا معاملہ ہے تو ضرور بتاؤ۔۔۔ رونا آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی۔۔۔!"

"رخصت کی منظوری تمہاری سفارش پر منحصر ہے۔ شاید اس نے آج تک تمہاری

کوئی بات نہیں ٹالی۔!"

"ہائے میرا جوزف۔۔۔! اس کے لئے پورے فرانس کو ہلا کر رکھ دیتا۔۔۔ لیکن یہ ایکس

ٹو کا بچہ۔۔۔ اُس سے تو میں اب بات بھی نہیں کر سکتا۔!"

"جھک مارتے ہو۔۔۔! تم نہ چاہتے تو ایسا کبھی نہ ہو سکتا۔!"

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ چھٹی لے کر جاؤ گی کہاں۔۔۔؟"

"بنکاٹا۔۔۔!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"کیوں دماغ خراب ہوا ہے۔!"

"یقین کرو۔۔۔ اگر چھٹی مل گئی تو بنکاٹا ہی جاؤں گی۔!"

انہیں جھنجھوڑ کر جگایا گیا تھا! وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر تھے! اور ان کے درمیان وہی لڑکی لوئیس بیٹھی ہوئی تھی جس کے چکر میں پڑ کر وہ فرانس کے سفارت خانے پہنچے تھے!

"تم پر آخر نیند کے دورے کیوں پڑ رہے ہیں۔!" وہ اٹھلا کر بولی۔

جیمسن نے جواب میں کچھ کہنا چاہا لیکن ہونٹ ہلاتے ہوئے بھی کابلی محسوس کر کے رہ گیا۔ ذہن شل ہو کر رہ گیا تھا۔ آنکھیں سب کچھ دیکھ رہی تھیں لیکن ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے رد عمل کی صلاحیت ہی مفقود ہو کر رہ گئی ہو! فضا روشنی سے نہائی ہوئی تھی۔ انہیں گاڑی سے اتارا گیا۔ جیمسن کو یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کب اور کیسے گاڑی میں بیٹھے تھے!

گاڑی سے اتر کر آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ ایئر پورٹ پر ہیں! لوئیس ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے درمیان میں چل رہی تھی۔

جیمسن نے ایک بار پھر اپنے ذہن کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ آخر وہ اتنی بے بسی سے اس کے ساتھ کیوں چل رہے ہیں!

اسی طرح وہ رن وے پر آ پہنچے۔۔۔ لوئیس ان سے ٹھٹھول کرتی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن ان کی زبانیں گنگ تھیں۔۔۔ ذہن میں نہ جھنجھلاہٹ تھی اور نہ احتجاج کرنے کی سکت باقی رہی تھی۔!

جہاز کی سیٹوں پر بھی آ بیٹھے لیکن یہ تک نہ پوچھ سکے کہ جانا کہاں ہے۔

پین ایم کا دیو پیکر جمبو جیٹ طیارہ تھا! لوئیس اب بھی ان کے درمیان بیٹھی تھی۔

طیارے کے ٹیک آف کرتے ہی ان پر پھر غنودگی طاری ہونے لگی اور جب وہ بے خبر سو گئے تو لوئیس نے ان کے گرد حفاظتی پیٹیاں بھی کس دیں!

پرواز کے دوران ہی میں دوبارہ بیدار ہوئے تھے۔۔۔ اور لوئیس کو گھورنے لگے تھے۔!

"بیوقوفی کی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا۔!" لوئیس مسکرائی! "تمہارا ملک بہت پیچھے رہ گیا ہے۔!"

"اتنے آدمیوں کے درمیان ہم کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔!" جیمسن کی زبان پہلی بار کھلی۔

"تمہیں مطمئن رہنا چاہئے۔۔۔ میں تم دونوں کو پسند کرتی ہوں۔!"

"یہ زیادتی ہے۔!" ظفر کمزور سی آواز میں بولا۔ "کسی ایک کا انتخاب کر لو۔!"

"میرے لئے مشکل کام ہے۔۔۔ اس کی داڑھی مجھے پسند ہے۔۔۔ اور تمہارا ناک۔!"

"میری داڑھی اکھاڑ کر ان کے چہرے پر لگا دو۔۔۔! میں کسی فراڈ لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا۔!"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔! بھورے بکرے، میں فراڈ ہوں۔!"

"یقیناً ہم نے تمہیں ایمببسی کا راستہ بتایا تھا۔۔۔ اور تم نے ہمارے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔!"

"کیا برتاؤ کیا۔۔۔؟"

"ہمیں تو اس کا بھی ہوش نہیں ہے کہ تمہاری قید میں کتنے دنوں سے ہیں۔!"

"احمقانہ باتیں نہ کرو۔۔۔ تم اسے قید کہتے ہو، جبکہ میں اس دوران میں فیصلہ کرنے کی کوشش کرتی رہی ہوں کہ تم سے کسے اپنے لئے منتخب کروں۔ وہاں کی آب و ہوا میں فیصلہ نہیں کر سکتی تھی تو اب تابیتی لئے جا رہی ہوں۔!"

"تابیتی۔۔۔!" دونوں بیک وقت اچھل پڑے۔!

"ہاں۔۔۔! تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے۔! کیا آج تک کسی فرانسیسی لڑکی سے سابقہ نہیں پڑا۔!"

دونوں کچھ نہ بولے۔۔۔! معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔!

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔!" لوئیسا پھر بولی۔

"پرنس آف بنکٹا کہاں ہیں۔۔۔؟" دفعتاً ظفر پوچھ بیٹھا۔

"اُوہ پرنس۔۔۔! وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔!"

"کہاں پہنچ چکے ہیں۔۔۔؟"

"تابیتی۔۔۔! دراصل وہ پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔!"

"خدا سمجھے اس شخص سے جس کا نام علی عمران ہے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اس بار اس نے اردو میں اظہار کیا تھا۔

"پاگل بنا دینے والی حرکت ہے۔!" ظفر بڑبڑایا۔

"کیا تم دونوں میرے خلاف کچھ کہہ رہے ہو۔۔۔؟" لوئیسا بول پڑی۔

"نہیں گڑیا۔۔۔ تم میں رکھا ہی کیا ہے جس کی مخالفت ہوگی۔!" جیمسن کا لہجہ جھلاہٹ سے پاک نہیں تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔!"

"آخر ہم کتنے دن تک تمہارے ساتھ رہے ہیں۔!" ظفر نے سوال کیا۔

"آج اٹھویں رات ہے۔!"

"آخر کیوں۔۔۔؟"

"اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تم دونوں اتنی شرافت سے تابیتی کا سفر نہ کر سکتے۔ کم از

کم جہاز پر سوار کرانا مشکل ہو جاتا۔ تم لوگ مزاحمت ضرور کرتے۔!"

"اب یہ بھی بتا دو کہ ہماری یہ حالت کیوں ہوئی تھی۔۔۔؟"

"تمہیں کئی طرح کی ادویات استعمال کرائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اب ان کا اثر زائل ہو

چکا ہے۔ بے فکر رہو۔!"

"بس اب اور کچھ نہ پوچھئے۔۔۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔ "ہم دونوں میں سے جسے پسند کرے اسے صرف عیش کرنا چاہئے۔!"

"بکو مت۔۔۔!"

"اچھا تو ہوائی جہاز سے چھلانگ لگا دیجئے۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔

تھوڑی دیر بعد لوئیس بولی۔ "اور کچھ پوچھنا ہے۔۔۔؟"

"قطعاً نہیں۔۔۔!" جیمسن جلدی سے بول پڑا۔ "میرے لئے یہی اعزاز کافی ہے کہ تمہیں میری داڑھی پسند آ گئی ہے۔!"

"لیکن میں کس سے محبت کروں۔۔۔؟"

"دونوں سے نیا اور انوکھا تجربہ۔!"

"بکواس ہے۔۔۔! ایک وقت میں ایک ہی سے محبت کی جا سکتی ہے۔!"

"کتابی باتیں ہیں، تم چاہو تو بیک وقت دس آدمیوں سے محبت کر سکتی ہو۔!"

"اوبو۔۔۔! تم شائد میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔!"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مکھن کی ڈلی۔۔۔! میں تو تمہاری بہت عزت کرتا ہوں۔!"

"اوہ۔۔۔ خوب یاد آیا۔۔۔ تمہارے لئے پرنس کا خط ہے۔۔۔!" اس نے کہا اور بیگ کھول کر ایک لفافہ نکالا۔

دوسرے ہی لمحے وہ دونوں خط پر جھک پڑے۔ جوزف نے لکھا تھا۔

"میں تم دونوں سے شرمندہ ہوں۔۔۔ لیکن کیا کروں۔۔۔ باس نے تو مجھے دھکا دیا۔ لیکن میں ایسے لوگوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جن سے کم از کم باس کی خوشبو آ رہی ہو۔۔۔ اور پھر تمہیں حیرت ہوگی کہ میری اس ماہ کی سب سے بڑی خواہش اس طرح پوری ہونے جا رہی ہے۔ اب میں اس بوتل کی زیارت کر سکوں گا جو پومارے پنجم

کے مقبرے پر تراشی گئی ہے۔ پہلے تابیتی جاؤں گا پھر بنکاٹا۔۔۔ اب خدا میری شہزادگی پر رحم کرے۔!"

خط پڑھ کر جیمسن نے قہقہہ لگایا اور ظفر نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

تابیتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے کی ایک خوش گوار رات تھی، ساحل کی طرف سے آنے والی نم آلود ہوائیں بستی میں داخل ہونے سے پہلے ہی خوشبوؤں سے بوجھل ہو جاتی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے دوشیزہ فطرت نے اپنے معطر گیسو کھول دیئے ہوں! خوشبوئیں بھانت بھانت کی مہکاریں، ترغیب اور رغبت کی آنکھ مچولی بن کر رہ گئی تھیں۔۔۔! رات کے دو بجے تھے لیکن پورا شہر جاگ رہا تھا۔ کیفے اور ریستورانوں میں قہقہے تھے۔ سازوں کی جھنکاریں تھیں اور گیتوں کے سوتے پھوٹ رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ساری دنیا میں یہیں سے مسرتیں تقسیم ہوتی ہوں۔ البتہ ساحل پر ایک خوبصورت سے بنگلے میں جوزف دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ اور اس کی نو دریافت شدہ بیوی ٹالا بوا کبھی جھنجھلاتی تھی اور کبھی خوشامدیٰ کرنے لگتی تھی۔

"پومارے پنجم گیا جہنم میں! اب میں واپس جاؤں گا۔!" جوزف نے بالآخر الفاظ میں اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔

"آخر کیوں۔۔۔؟"

"وہ پیتے پیتے مر گیا اور مجھے نشہ ہی نہیں ہو رہا۔ ساری دنیا میں ویسی شراب نہیں مل سکتی جیسی میرا باس مہیا کرتا تھا۔!"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ تم اس حد تک شرابی ہو گئے ہوگے۔۔۔؟"

"بس خاموش رہو۔۔! میں نہیں جانتا کہ تم کیا بلا ہو۔ جہنم میں جائے ولی عہدی اور بادشاہت۔۔ اور اب تو پومارے پنجم سے بھی کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ اگر وہ ایسی ہی گھٹیا شرابی پی کر مرا ہے۔!"

"یہ بہت قیمتی ہے ڈارلنگ! عوام کیا خواص کی بھی پہنچ سے باہر۔!" ٹالا بوآ نے میز پر رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"قیمت نشے کی ہوتی ہے بوتل کی نہیں۔! اور اس منحوس مقبرے پر جو بند کٹائین کی بوتل تراشی گئی ہے اس پر ہزار بار لعنت۔"

"میں تمہارے لئے بکری کی اوجھڑی کی شراب کہاں سے مہیا کروں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

دفعۃً جوزف چونک پڑا۔ اور اسے گھورتا ہوا بولا۔ "اے بدبخت عورت! اس وقت بکری کی اوجھڑی کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تو چاہتی ہے کہ میرا پتہ پھٹ جائے اور میں مر جاؤں۔!"

"نہیں میں تو یہ نہیں چاہتی۔!"

"چلی جاؤ یہاں سے۔!"

"تم آخر میری توہین کیوں کرتے رہتے ہو۔!"

"جاؤ، میں تنہائی میں مرنا چاہتا ہوں۔!"

ٹھیک اسی وقت تین آدمی کمرے میں گھس آئے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"تمہیں اس کی جرات کیسے ہوئی۔" ٹالابوآ انہیں گھورتی ہوئی بولی۔

"اس لئے کہ ہم بنکائٹا کے شہری نہیں ہیں۔" ریوالور والے نے ہنس کر کہا انداز مضحکہ اڑانے کا سا تھا۔

"دانت بند کرو، اور یہاں سے سے چلے جاؤ۔!"

"صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ آخر تم لوگوں کے ارادے کیا ہیں۔۔۔؟"

"تم کون ہو یہ معلوم کرنے والے۔!"

"یور ہائی نس میرے ہاتھ میں ریوالور ہے کھلونا نہیں۔!"

"کیا قصہ ہے۔۔۔؟" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"تم خاموش رہو۔" ٹالابوآ نے آہستہ سے کہا، ویسے جوزف کی نظر شروع ہی سے ریوالور پر رہی تھی۔

اچانک اس نے دھاڑ کر اپنے قبیلے کا جنگی نعرہ لگایا اور کسی چیتے کی طرح ریوالور والے پر چھلانگ لگا دی۔! پھر ریوالور تو اچھل کر چھت کی طرف گیا تھا اور اس کا شکار ایک لمبی کراہ کے ساتھ فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ اُس کے دونوں ساتھی جوزف پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے جوزف یہ بھول گیا ہو کہ وہ آدمی ہی ہے۔۔۔ بالکل درندوں کے سے انداز میں ان پر حملے کر رہا تھا، اور ہلکی ہلکی غراہٹیں کمرے کی فضا میں گونج رہی تھیں۔

ریوالور والا تو پھر اٹھ ہی نہیں سکا تھا۔۔۔ ایک اور گرا۔۔۔ پھر ایسا معلوم ہونے لگا جیسے تیسرا جان بچا کر نکل جانا چاہتا ہو۔! ٹالابوآ دم بخود کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔ دفعۃً جوزف نے تیسرے کو اپنی گرفت میں لے کر سر سے اونچا اٹھایا اور فرش پر دے مارا۔

پھر ٹالابوآ نے بھی کسی قسم کا نعرہ لگایا تھا اور پرجوش انداز میں کہنے لگی تھی "اے بادشاہ نگوینڈا کے بیٹے! اے میرے شہ زور چیتے تو جیسا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ گھٹتے چاند بھی تجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکے تو ہی بنکاٹا والوں کو پوپاؤں کی غلامی سے نجات دلانے گا۔ اب یہ دیکھ کہ ان میں سے کوئی اپنی ناپاک زبان ہلانے کے لئے زندہ بھی بچا ہے یا نہیں۔۔۔؟"

"میں کیوں دیکھوں۔۔۔ تم خود ہی دیکھ لو۔!" جوزف بھنا کر بولا۔ "مجھے اپنے باپ کا بیٹا ہی رہنے دو، میں کسی نگوینڈا کو نہیں جانتا۔!"

وہ کچھ نہ بولی اور جھک کر ان تینوں بے ہوش آدمیوں کا جائزہ لینے لگی یہ نسل
چینی معلوم ہوتے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سیدھی کھڑی ہو کر بولی "تینوں زندہ ہیں۔ لیکن
آخر کیوں۔۔۔؟ کیا تمہاری واپسی کا راز افشاء ہو گیا ہے۔۔۔؟"

"میں کہتا ہوں کہ فضول باتیں مت کرو۔۔۔ میں جوزف ہوں، میں نہیں جانتا کہ نگوینڈا
کون ہے۔ میرا باپ تو پرتگالیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تھا۔
"میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ اب ایسی کوئی بات زبان سے نہ نکالنا۔ تم ولی عہد
ہرینڈا ہو، والی بنکاتا کے بیٹے۔!"

"اگر میں کبھی اس کو تسلیم کر لوں تو مجھے گدھے کا بچہ سمجھنا۔!"
"چلو یہی سہی! لیکن اب اس معاملے میں اپنی زبان بند ہی رکھو گے۔۔۔ اوبو وہ شاید
ہوش میں آ رہا ہے، اُس سے جو کچھ پوچھوں اس میں دخل انداز نہ ہونا۔"
جوزف بُرا سا منہ بنائے میز کی طرف بڑھا اور بوتل اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لی۔ اس
دھینگا مستی کے دوران میں بھی اس نے خیال رکھا تھا کہ اس میز پر آنچ نہ آنے
پائے۔!

"خدا کی پناہ۔۔۔!" ٹالابوا بڑبڑائی۔ "کیا تم یہ بھی نہیں جاننا چاہتے کہ یہ کون ہیں اور
اس کا مقصد کیا تھا۔۔۔؟"

"میں صرف قیمہ کرنے کی مشین ہوں۔۔۔" جوزف غرایا۔ "مجھے اس سے غرض نہیں
کہ بیف ہے یا مٹن، دوسری بوتل کہاں ہے۔۔۔؟"
"میں تمہیں اتنی زیادہ نہیں پینے دوں گی۔!"

"تو پھر میں چیخ چیخ کر ساری دنیا کو آگاہ کر دوں گا کہ ہرینڈا نہیں جوزف ہوں۔!"
"اوہ۔۔۔ آہستہ بولو۔۔۔ وہ ہوش میں آ رہا ہے۔۔۔!"

جوزف اس کی طرف متوجہ ہو گیا، حملہ آوروں میں سے ایک اٹھ بیٹھا تھا لیکن اپنا
چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپائے ہوئے تھا۔
"ہاتھ ہٹاؤ چہرے سے!" ٹالابوا گرج کر بولی۔

اس نے بوکھلا کر ہاتھ ہٹا لئے اور اس طرح آنکھیں پھاڑنے لگا جیسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو۔

پھر تھوڑی دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "یور ہائی نس! ہم کچھ نہیں جانتے، ہم سے جو کچھ کہا گیا تھا۔۔۔!"

"کس نے کہا تھا۔۔۔؟"

جواب میں اُس نے ایک بیہوش حملہ آور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "اس کے علاوہ اُسے اور کوئی نہیں جانتا۔!"

"وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔؟"

"میں یہ بھی نہیں جانتا۔!"

"کیا تم کنگ چانگ کے آدمی نہیں ہو۔۔۔؟"

"مادام، یور ہائی نس پلیز۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"نہیں جانتے تو جہنم میں جاؤ۔" جوزف اس کی طرف دیکھے بغیر بڑبڑایا۔

لوئیس ان دونوں کے لئے عذاب بن کر رہ گئی تھی۔ کبھی جیمسن پر جان چھڑکتی اور کبھی ظفر کے سر پر ہاتھ پھیرتی۔

آکلینڈ سے تابیتی کے لئے پرواز کے آغاز پر اس نے ان سے کہا تھا۔ "یہ ضروری نہیں کہ پرنس سے تابیتی میں ملاقات ہو جائے۔"

"تو پھر تم ہمیں وہاں کیوں لے جا رہی ہو۔؟" ظفر نے پوچھا۔

"شاید وہیں کی آب و ہوا میں کسی نتیجے پر پہنچ سکوں۔!" لوئیس نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں نہ چاقو سے تمہارے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔!" جیمسن نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

وہ ہنس پڑی، لیکن جیمسن تلخ لہجے میں بولا۔ "اگر میں واقعی تم سے محبت کرنے لگا ہوں تو یہی کروں گا۔!"

"فضول باتوں میں نہ پڑو۔" ظفر اردو میں بڑبڑایا۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہم اتنے احمق کیوں ہو گئے ہیں۔!" جیمسن بھنا کر بولا۔

"کیا مطلب...؟"

"ہم اس کے اشاروں پر کیوں ناچ رہے ہیں۔!"

"اس کے علاوہ بھی کچھ اور سوجھے تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔ ہمارے جیب خالی

ہیں۔ ٹکٹ واپسی کے لئے نہیں کہ کسی طرح اسے جل دے کر اپنی راہ لیں۔!"

"تو ہم قطعی بے بس ہو چکے ہیں۔!"

"یقیناً۔۔۔ فی الحال ہماری یہی پوزیشن ہے۔!"

اتنے میں لوئیس اپنی سیٹ سے اٹھنے لگی۔

"کہاں چلیں۔۔۔؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ٹوائیلٹ۔۔۔! تم دونوں گونگوں کی طرح بھانت بھانت کی آوازیں نکالتے رہو۔!"

وہ چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن منہ بنائے بیٹھے رہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد لوئیس واپس آ

گئی۔ لیکن اس کا چہرہ دہشت سے سفید ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟" ظفر چونک کر بولا۔

"خطرہ۔!" وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔ "اب ہم پاپ تے میں اتر کر پرنس کی قیام گاہ کی

بجائے کسی ہوٹل کا رخ کریں گے۔!"

"اب ہم اُس وقت تک تمہارے مشورے پر عمل نہیں کریں گے جب تک کہ اصل

معاملات کا علم ہمیں نہ ہو جائے گا۔" ظفر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آخر کیوں۔۔۔؟"

"اصولی بات ہے، ہم کب تک آنکھیں بند کر کے تمہارے ساتھ چلتے رہیں گے۔!"

"اچھا تو سنو! پرنس کے دشمن ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔!"

"کیا یہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہے۔!"

"یقیناً! پچھلی نشستوں میں سے ایک پر۔۔۔!"

"کتنے آدمی ہیں۔؟"

"صرف ایک کو پہچانتی ہوں! ہو سکتا ہے اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں۔!"

"کوئی پہچان بتاؤ۔۔۔ میں بھی ٹوائیلٹ کو جاتے ہوئے اُس پر ایک نظر ڈالوں گا۔!"

"کانوں تک اٹھے ہوئے شانوں والا بلڈاگ! شاید بیالیسویں نشست پر۔۔۔!"

ظفر اٹھ گیا۔ لوئیسا کے بیان کی تصدیق ہو گئی، بھاری جبڑوں والا اور اس قدر کوتاہ

گردن آدمی تھا کہ کانوں کی لوؤں تک آ پہنچے تھے۔۔۔ اور آنکھوں کی بناوٹ اذیت

پسندی کی نشاندہی کر رہی تھی۔ بظاہر ماحول سے بے پرواہ نظر آ رہا تھا۔ لیکن ظفر

کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ پوری طرح باخبر آدمی ہے۔!

وہ ٹوائیلٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یقیناً اس کی صورت ایسی ہی تھی کہ عورتیں صورت دیکھ کر دہل جائیں۔!

واپسی پر جواب طلب نظروں سے لوئیسا نے اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ سر کو

خفیف سی جنبش دے کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کہاں کا باشندہ ہے۔۔۔؟ میں اس کی قومیت کا اندازہ نہیں کر سکا۔۔۔" ظفر کچھ دیر

بعد بولا۔

"اس کی ماں پولینیشی تھی اور باپ چینی، تیاراپو کا باشندہ ہے۔ اور وہاں زہریلے

مینڈک کے نام سے مشہور ہے۔!"

"یعنی ڈیڈلی فراگ۔!" جیمسن ہنس پڑا۔

"آہستہ بولو۔۔۔ یہی کہلاتا ہے اصل نام کم ہی لوگ جانتے ہیں۔۔۔!" لوئیسا نے خوف زدہ

لہجے میں کہا۔

"ذرا میں بھی زیارت کر لو۔" جیمسن اٹھتا ہوا بولا، اس کا لہجہ تضحیک آمز تھا۔!

ظفر اور لوئیسا گفتگو کرتے رہے۔ پھر شاید دس منٹ گزر گئے تھے جیمسن کی

واپسی نہیں ہوئی تھی۔

"او ہو۔۔۔ کہاں رہ گیا۔؟" دفعۃً ظفر چونک کر بولا۔

"ہاں خاصی دیر ہو گئی ہے۔!"

ٹھیک اسی وقت ایک ایر ہوسٹس سراسیمگی کے عالم میں انکے قریب پہنچی۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ وہ! صاحب۔۔۔!" وہ جیمسن کی خالی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

"ٹائیلٹ کے قریب بیہوش پڑے ہیں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔!" ظفر متحیرانہ انداز میں سیٹ سے اٹھ گیا۔

ایئر ہوسٹس کی دی ہوئی اطلاع درست تھی۔ وہ جیمسن ہی تھا۔ فرش پر اوندھا پڑا نظر آیا۔

پشت پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پن کیا ہوا تھا۔ جس پر شاید بہت جلدی میں لکھا گیا تھا!

"موت کے جزائر میں فرشتہ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

تحریر فرانسیسی زبان میں تھی۔ ظفر نے لوئیس کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں پھر اُس پرچے کو جیمسن کی پشت سے الگ کر لیا۔ کچھ لوگ ان کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔

"کوئی خاص بات نہیں۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔ "میرے ساتھی پر کبھی کبھی بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں، محض ابتدائی طبی امداد کافی ہو گی۔!"

لوگ پیچھے ہٹنے لگے۔ اور جہاز کا عملہ جیمسن کو وہاں سے اٹھانے کی تگ و دو میں مصروف ہو گیا! قریباً بیس پچیس منٹ بعد جیمسن کو ہوش آ گیا۔

"اس سے براہ راست سوالات نہ کئے جائیں۔" ظفر نے اونچی آواز میں کہا۔ یہ جیمسن کے لیے ایک اشارہ تھا کہ وہ محتاط رہے۔

"کوئی خاص وجہ۔۔۔؟" قریب کھڑے ایک مسافر نے کہا۔

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس پر بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔" ظفر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "براہ راست سوالات سے وہ پریشان ہو جائے گا۔ کوئی بھی نہیں

چاہتا کہ اس کی کمزوری موضوع بحث بنے۔"

بات معقول تھی اس لیے کسی نے کچھ نہیں پوچھا۔ سیٹ پر واپس آنے کے بعد

جیمسن آہستہ سے بولا۔ "جب میں ٹوائیلٹ کا دروازہ کھول رہا تھا کسی نے بے خبری میں میری گردن پر ہاتھ مارا اور پھر ---- مجھے کچھ یاد نہیں کہ --- کیا وہ بدبیت اپنی سیٹ سے اٹھا تھا۔۔۔؟"

"معلوم نہیں۔۔۔ ہم اس کی طرف متوجہ نہیں تھے۔!" ظفر نے جواب دیا اور جیب سے وہ پرچہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر کسی فرشتہ اجل کی تحریر تھی۔
"کیا مطلب۔۔۔؟ جیمسن چونک پڑا۔"

"یہ تمہاری پشت پر پن کیا ہوا تھا۔!"

"او ہو۔۔۔ تب تو۔۔۔ آپ نے اسے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔۔۔؟"

"کیوں۔۔۔؟"

"ہو سکتا ہے! وہ محض اپنے شبہے کی تصدیق کرنا چاہتا ہو۔! نہیں یور ہائی نس۔ اس کا اعلان ضروری ہے۔!"

"احمق نہ بنو۔!"

"جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کی موافقت کی کوئی دلیل بھی رکھتے ہیں۔!"
ظفر کچھ نہ بولو۔ جیمسن کہتا رہا۔ "اگر اُسے ہمارے متعلق کسی قسم کی یقین ہے تب بھی ہمارا یہ رویہ مناسب ہو گا۔ اور اگر محض شبہے میں مبتلا ہے تو مناسب ترین کہہ لیجئے۔!"

"غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔!" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔
دفعۃً جیمسن اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بلند آواز میں بولا۔ "خواتین و حضرات! مجھ پر بیہوشی کے دورے ضرور پڑتے ہیں لیکن اس وقت میں اُس کا شکار نہیں ہوا تھا۔!"
لوگ توجہ اور دلچسپی سے اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔!
"پھر کیا ہوا تھا۔۔۔؟" ایک آواز ابھری۔

"میں ٹوائیلٹ میں داخل ہو رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے میری گردن پر کراٹے کا چپا تلا ہاتھ مار کر بیہوش کر دیا تھا۔ میرے ساتھ کو میری پشت پر ایک تحریر پن کی ہوئی ملی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لکھا ہے، موت کے جزائر میں فرشتہ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

"بڑی عجیب بات ہے۔!" ایک خوف زدہ سی آواز ابھری۔

جیمسن نے برا سے منہ بنا کر کہا۔ "میں اسے محض مذاق بھی نہیں سمجھ سکتا تو

پھر کیا یہ جہاز سچ مچ موت کے جزائر کی طرف جا رہا ہے۔!"

"بکواس ہے۔۔۔ بکواس ہے۔۔۔!" کئی آوازیں بیک وقت ابھریں۔!

"تو پھر خواتین و حضرات۔۔۔! اب مجھے مشورہ دیجئے کہ ہم کیا کریں۔۔۔ ایک خاتون

بھی ہمارے ساتھ ہے۔!"

سناتا چھا گیا! ظفر کنکھیوں سے ڈیڈلی فراگ کی طرف دیکھے جا رہا تھا لیکن اس

کے چہرے پر تحیر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ احمقانہ انداز میں منہ کھل گیا

تھا اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔! جہاز کے ذمہ دار افراد جیمسن کے قریب آکھڑے

ہوئے۔ اُن میں سے ایک نے وہ پرچہ بھی طلب کیا۔!

"یہ رہا۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے۔!"

وہ اُسے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "لیکن آپ کے ساتھ نے تو اُس وقت کسی تحریر کا تذکرہ

نہیں کیا تھا۔!"

"ڈریوک آدمی ہے۔!" جیمسن کا برجستہ جواب تھا۔

"کیا آپ کو کسی پر شبہ ہے۔۔۔!"

"ہر گز نہیں۔۔۔! میرے لئے سب اجنبی ہیں۔!"

"بہر حال میری دانست میں اس کی کوئی اہمیت نہیں کیوں کہ آپ جنت ارضی تابیتی

کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔" جہاز کے ذمہ دار آدمی نے اتنی اونچی آواز میں کہا

کہ اُس پاس کے دوسرے لوگ بھی سن سکیں۔

"ہم خائف نہیں ہیں۔!" جیمسن نے شانوں کو جنبش دی اور بیٹھ گیا۔

"یہ اچھا نہیں ہوا۔۔۔!" لوئیسا آہستہ سے بولی۔!

"جب تک ہم اندھیرے میں رہیں گے یہی ہوتا رہے گا۔" جیمسن نے خشک لہجے میں

کہا۔ "مقصد کا علم ہوئے بغیر کوئی راہ متعین نہیں کی جا سکتی۔" ظفر الملک نے

اُسے ٹٹولنے والے نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اتنا بتا دینا کافی نہیں کہ تم دونوں پرنس کے لئے کام کر رہے ہو۔ اتنی بڑی بڑی

تتخواہیں تمہیں ملیں گی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

"یہ ہوئی بات۔۔۔!" جیمسن بول پڑا۔ "لیکن اس انکشاف سے ہماری مشترکہ محبت خطرے میں پڑ گئی۔"

"ہر گز نہیں۔" لوئیس سر ہلا کر بولی۔ "ہم تینوں جہاں بھی رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے۔!"

"لیکن ! اگر کسی ایک کے لئے فیصلہ نہ کر سکیں۔!"

"تو پھر مجبوراً دونوں سے محبت کرتی رہوں گی۔!"

"تم فضول باتیں کیوں شروع کر دیتے ہو۔!" ظفر جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"جب کرنے کو کچھ نہ ہو تو فضول باتیں زندگی کا سہارا بن جاتی ہیں۔!"

"خاموش رہو۔۔۔!"

"ویسے میری ایک اہم بات بھی سن لیجئے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔ "کیا آپ اب بھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ محض اتفاق ہے اور عمران صاحب نے تابیتی کا چکر یونہی بے مقصد چلایا تھا۔!"

"قطعاً نہیں۔۔۔!" ظفر سر ہلا کر بولا۔ "میں بہت پہلے سے اس پر غور کرتا رہا ہوں۔"

"تو پھر بس ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔!"

"اس طرح اٹھ کر اعلان کر دینا تو احتیاط نہیں تھی۔"

"میں صرف یہ جتاننا چاہتا تھا کہ خائف نہیں ہوں۔ خواہ وہ تحریر سچ مچ فرشتہ اجل کی کیوں نہ رہی ہو۔"

تینوں حملہ آور اسی بنگلے کے ایک کمرے میں مقید کر دیئے گئے تھے۔ اور یہ بڑی عجیب بات تھی کہ وہاں جوزف اور ٹالا بوا کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ٹالا بوا خود اپنے ہاتھوں سے کھانا اور ناشتہ تیار کرتی تھی۔

دوسری صبح جوزف نے اُس سے پوچھا۔ "آخر تینوں کا کیا ہو گا۔۔۔؟"

"بھوکے مرنے دو۔!" وہ ناگواری سے بولی۔

"نہیں۔۔! یہ ایک غیر انسانی حرکت ہو گی۔! میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔!"
 "لیکن پچھلی رات تمہاری انسانیت کہاں تھی جب تم نے انہیں اتنی بے دردی سے مارا تھا۔!"

"پچھلی رات وہ حملہ آور تھے اور اس وقت بے بس ہیں۔!"

"میں ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔!"

"مجھے علم ہے کہ تمہارے پاس ڈبوں میں محفوظ کی ہوئی غذا بھی موجود ہے اس لئے انہیں بھوکا نہ مارو۔۔ کچھ ڈبے انہیں دے دو۔!"

"تم بالکل سادھو ہو گئے ہو۔۔! بادشاہت کیسے کرو گے۔!"

"بادشاہت تو میرے جوتے بھی کر سکتے ہیں۔۔ لیکن میں۔۔ جوزف آسمان والے کا غلام اپنی کھال میں رہنا چاہتا ہوں۔!"

"خیر۔۔ خیر۔۔ وہ تو ہوتا ہی رہے گا۔" ٹالا بوآ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کچھ دیر بعد یہاں بنکانا کے عمائدین پہنچنے والے ہیں۔ ذرا محتاط رہنا۔۔ تم ان سے یہ نہیں کہو گے کہ تم ولی عہد ہرینڈا نہیں ہو۔!"

"میں نہیں جانتا کہ میرے پاس نے مجھے کس جہنم میں جھونک دیا ہے۔!"

"میں تم سے استدعا کرتی ہوں۔ انسانیت کے نام پر درخواست کرتی ہوں کہ جو کچھ کہا جائے وہی کرو۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے دشمنوں نے تمہاری برین واشنگ کر دی ہو۔!"

"تم شاید یہی کہنا چاہتی ہو کہ میں شہزادہ ہرینڈا اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہوں۔"

"اس کے علاوہ اور کیا سمجھوں جبکہ تم اپنی پیاری بیوی ٹالا بوآ کو بھی اجنبی سمجھ رہے ہو۔!"

"آسمان والا ہی جانے کیا چکر ہے۔" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"یا پھر وہ جانتا ہو گا جس کی کھوپڑی میں آسمان والے کی عقل اکٹھی کر دی ہے۔!"
 "کس کی بات کر رہے ہو۔۔؟"

"اپنے پاس کی۔!"

"اوہ --- وہ بیوقوف آدمی---!"

"ٹالا بوآ تمیز سے بات کرو، ورنہ تمہاری زبان گدی سے کھینچ دوں گا! مجہ جیسے ہزار آدمی اس پر قربان---!"

"میں کچہ نہیں جانتی---! تم سب کی سنو گے، لیکن اپنی نہیں کہو گے۔!"

"محض اس خیال سے بات نہیں کروں گا کہ باس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں ملی تھی۔!"

پھر ٹالا بوآ ناشتے کے انتظام کے لئے چلی گئی تھی! اور جوزف بیٹھا سوچتا رہا تھا۔ باس نے تابیتی کی بات بے وجہ نہ چھیڑی ہو گی۔ ہو سکتا ہے وہ محض ترغیب رہی ہو۔ بہر حال وہ اس وقت تابیتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے میں بیٹھا ہوا تھا اور پچھلے دن اس نے پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت بھی کر لی تھی جو پاپ اے اے تے کی مضافات ہی میں واقع تھا۔ منحوس مقبرہ جس نے اُسے اس کے پیاروں سے چھڑا دیا تھا۔۔۔ کاش۔۔۔ اس نامعقول خواہش نے جنم ہی نہ لیا ہوتا، ہونہ، پومارے پنجم۔۔۔!

پھر سلسلہ خیال ٹالا بوآ کی آمد سے ٹوٹ گیا۔

"تمہارے دونوں ساتھی جن کے لئے تم نے خط لکھا تھا، پچھلی رات یہاں پہنچ گئے ہیں۔۔۔؟" اس نے اطلاع دی۔

"کہاں ہیں۔۔۔؟" جوزف کے دانت نکل پڑے، شاید بہت دنوں کے بعد مسکرایا تھا۔

"رودانو میں مقیم ہیں۔۔۔! اور وہ لڑکی لوئیس بھی ان کے ساتھ ہے۔!"

"انہیں یہاں بلاؤ۔۔۔ کہیں اور ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔!" جوزف نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"فی الحال لوئیس اسے مناسب نہیں سمجھتی۔ اس لڑکی نے ہماری بہت مدد کی ہے۔ میں اس کی شکر گزار ہوں۔"

"میں ان سے جلد از جلد ملنا چاہتا ہوں۔!"

"وہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن اب تم لباس تبدیل کر لو۔۔۔ ہو سکتا ہے بنکاٹا کے عمائدین۔!"

"جہنم میں جائیں بنکاٹا کے عمائدین۔۔۔ ان کی بجائے اگر باس والی چہ باتلیں آ جاتیں تو

بات بھی تھی۔!"

"دیکھو۔۔۔! ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ بہت پینے لگے ہو۔!"

"یہ بھی بتا دو کہ مجھے کب تک زندہ رہنا ہے۔" جوزف پھاڑ کھانے والے لہجے میں

بولاً۔ "اگر میری ہی طرح سیاہ نہ ہوتیں تو تمہارا گلا گھونٹ دیتا۔!"

"میرا جو چاہو حشر کرو۔۔۔ لیکن بنکٹا کی بادشاہت بہر حال برقرار رکھنی ہے اسے

کبھی نہ بولنا۔!"

"جاؤ ناشتہ لاؤ۔۔۔! دیکھو گا بنکٹا کی بادشاہت کو۔!"

ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھے ہی تھے کہ بنکٹا کے چہ بڑے آدمی وہاں آ پہنچے، وہ

سب ٹالا ہوا اور جوزف کی طرح سیاہ فام تھے۔!

انہوں نے ان دونوں کو غلاموں کی طرح تعظیم دی۔

"ہمیں کئی دن پہلے ہی علم ہو چکا تھا کہ آپ تابیتی پہنچ رہے ہیں۔!" ان میں سے ایک

نے کہا۔

"لیکن میں نے تو پرسوں اطلاع بھجوائی تھی۔" ٹالا ہوا حیرت سے بولی۔

"آس پاس کے دوسرے جزائر میں خبر مشہور ہو چکی ہے۔!"

"خوب۔۔۔! تو کل رات اسی وجہ سے حملہ ہوا تھا۔!"

"حملہ ہوا تھا۔۔۔!" ان سب نے بیک وقت حیرت ظاہر کی۔!

"ہاں۔۔۔ تین حملہ آور تھے۔ لیکن پرنس نے تینوں کو بے بس کر دیا۔۔۔ وہ ہماری قید میں

ہیں!" ٹالا ہوا چہک کر بولی۔

"کس نے حملہ کرایا تھا۔۔۔؟" ان میں سے ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ اسے اگلنے پر تیار نہیں۔!"

"ہم اگلا لیں گے۔۔۔!"

جوزف نے اس شخص کو گھور کر دیکھا اور وہ نظریں چرانے لگا۔!

"نہیں یہاں اس کی ضرورت نہیں تھی۔ انہیں ساتھ لے چلو۔" ٹالا ہوا بولی۔ "اور اس کے

لئے رات ہی کا سفر مناسب ہو گا۔"

جوزف خاموشی سے سب کچھ سنتا رہا۔ اُس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ کسی بات میں دخل

اندازی کرئے۔ ورنہ سامنے کی بات تھی کہ جن لوگوں کے تین آدمی غائب ہوں کیا انہیں اس کے سلسلے میں تشویش نہ ہو گی اور کیا وہ اس تاک میں نہ ہوں گے کہ انہیں ڈھونڈ نکالیں۔ ظاہر تھا کہ جہاں وہ بھیجے گئے ہوں گے وہیں سے اُن کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہو سکیں گی۔

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔" لوئیس نے ظفر کو اطلاع دی۔

"تو پھر ہم کیا کریں۔!" ظفر جھنجھلا کر بولا۔

"محتاط رہو۔!"

"نصیحت کا شکریہ۔!" ظفر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

جیمسن ہنس پڑا اور بولا۔ "اگر تم نے یہ اطلاع مجھے دی ہوتی تو بڑے پیار سے پیش آتا۔!"

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔" وہ مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"کیا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔؟"

"میں صرف تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ تمہاری داڑھی انسانیت کا کھیت ہے۔!"

"دوسرا جملہ خطرناک ہے۔۔۔!"

"کیوں۔۔۔؟"

"ہو سکتا ہے کچھ دنوں کے بعد کہہ بیٹھو کہ فصل پک کر تیار ہو گئی ہے۔ اب کھیت

کٹنا چاہیے۔!"

"نہیں۔۔۔! ڈرو مت۔۔۔ داڑھی سمیت تمہیں چاہتی ہوں۔!"

ٹھیک اسی وقت ایک طویل قامت آدمی رودانو کے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ اور

لوئیس آہستہ سے بولی۔ "مجھے اسی پر شبہ ہے۔!"

ناشتہ انہوں نے ڈائننگ ہال میں کیا تھا اور اس کے بعد سے یہیں پر بیٹھے رہے تھے۔!

اس وقت یہاں قیام کرنے والوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔!

"کیا یہ یہیں مقیم ہے۔!" ظفر نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں مقیم نہیں ہے۔! پچھلی رات جب ہم مون تیسرا میں اندھی لڑکی کا گیت سن رہے تھے یہ ہمارے قریب ہی موجود تھا۔ ہو سکتا ہے ڈیڈلی فراگ کا آدمی ہو۔!"

"وہ خود تو پھر دکھائی نہیں دیا۔!"

"ایک طاقت ور گروہ کا سرغنہ ہے، اُسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ سڑکوں پر مارا مارا پھرے، اُس کے آدمی ہی کافی ہیں۔!"

"خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ ہمیں انجان ہی بنے رہنا چاہیے۔" ظفر سر ہلا کر بولا۔

"میری دانست میں بھی یہی مناسب ہے۔! لیکن غافل نہ ہو جانا چاہیے۔!"

لمبا آدمی کاؤنٹر کے قریب کھڑی ہوئی لڑکی سے سگریٹ خریدنے لگا تھا۔

"سوال تو یہ ہے کہ آخر پرنس کی مخالفت کیوں۔۔۔؟"

"میں تفصیل سے نہیں جانتی۔۔۔! لیکن نہ تو کوئی اُس کے تخت کا دعوے دار ہے اور

نہ بنکاتا ہی میں اُس کی مخالفت ہے۔!"

"تو یہ مخالفت باہر کی ہے۔!"

"ایسے حالات میں یہی کہا جا سکتا ہے۔!"

"لیکن باہر کے آدمی کو اس سے کیا سروکار۔!"

"میں کہہ چکی ہوں کہ تفصیل کا مجھے علم نہیں۔!"

"تمہاری کیا پوزیشن ہے۔۔۔؟"

"بنکاتا کے شاہی خاندان سے ہمدردی ہے۔ کیوں کہ میرا باپ شاہ بنکاتا کا پرسنل

سیکرٹری رہ چکا ہے۔۔۔!"

"بنکاتا میں تمہارے علاوہ اور بھی سفید فام خوبصورت لڑکیاں ہوں گی۔!" جیمسن نے

پوچھا۔

"قطعاً نہیں۔۔۔! میرے علاوہ ایک بھی ایسی لڑکی تمہیں وہاں نصیب نہیں ہو گی۔"

"پھر آپ کا کیا ہو گا۔۔۔ یور ہائی نس۔۔۔!" جیمسن نے ظفر سے پوچھا۔

"میں صبر کر لوں گا۔۔۔!" ظفر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

لمبا آدمی سگریٹ خرید کر باہر جا چکا تھا۔
 "میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس چکر میں ہے۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔
 "بیٹہ جاؤ۔۔! میں اس کا مشورہ نہیں دے سکتی۔!"
 "اوہ۔۔ تو کیا تم ہم پر حکم چلاؤ گی۔" ظفر نے تلخ لہجے میں کہا۔
 "اے میرے پیارے کے ساتھی!" وہ ہنس کر بولی "تم مینڈولن بہت اچھا بجاتے ہو۔۔
 جاؤ اپنے کمرے سے مینڈولین اٹھا لاؤ۔۔ میں گانا چاہتی ہوں۔!"
 "معقول مشورہ ہے۔!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "ہمیں یہی سوچنا چاہیے کہ ہم یہاں
 صرف عیش کرنے آئے ہیں۔!"
 ظفر رہائشی کمروں کی طرف چلا گیا۔
 "اوہ۔۔! تو کیا واقعی ہزبائینس مینڈولین لینے گئے ہیں۔" جیمسن بڑبڑایا۔
 "موڈ تو ایسا نہیں لگ رہا تھا۔" لوئیس نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم اس کی بڑی
 عزت کرتے ہو۔ کیا حقیقتاً کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔"
 "تمہیں اس میں شبہ نہ ہونا چاہیے۔ ہمارے یہاں ہر تیسرا آدمی کوئی نہ کوئی
 مخصوص زادہ

“اوہو۔۔ تو آج کل تم کنگ چانگ کی غلامی کر رہے ہو!”
 "لڑکی۔۔!" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ دیواریں جھنجھنا اٹھیں۔
 "میرا لہجہ سریلا ہی رہے گا۔" لوئیس پھر ہنس پڑی۔
 "کمال ہے۔۔!" جیمسن اردو میں بڑبڑایا۔ "ایسی ہی تیس مار خاں ہے تو بھاگ کیوں نہ
 گئی تھی؟"
 "خاموش بیٹھے رہو۔۔!" ظفر آہستہ سے بولا۔
 اچانک عمارت کے ہی کسی حصے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ زمین ہل گئی،
 کھڑکیوں کے شیشے چھنچھناتے ہوئے فرش پر آ رہے اور یہ چاروں منہ کے بل گرے
 تھے۔

کئی سیکنڈ تک گم صم پڑے رہے۔ پھر انہوں نے شور سنا۔
 "یہ کیا ہوا۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟" فراگ کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ وہ فرش سے اٹھنے
 کی کوشش کر رہا تھا۔

گہرے دھوئیں کا ایک ریلا کمرے کے اندر داخل ہوا۔
 "بھاگو۔۔۔!" فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں چیخا اور ناک دبائے ہوئے کمرے سے باہر
 نکل گیا۔

پھیپڑوں کو دھوئیں سے بچائے رکھنے کے لیے انہوں نے بھی سانس روکی تھی اور
 باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔ فی الحال ان کے ذہنوں سے فرار کا خیال
 بھی محو ہو کر رہ گیا تھا۔

فراگ حلق پھاڑ پھاڑ کر اپنے آدمیوں پر برس رہا تھا لیکن ان ساتوں میں سے کوئی
 بھی دھماکے کی وجہ نہ بتاسکا۔

لمبا آدمی جیمسن کے قریب کھڑا تھا۔ اس نے خوف زدہ سی آواز میں ڈیڈلی فراگ سے
 کہا۔ "ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے دھماکہ ہو سکتا۔"

"تو پھر کیا یہ آسمانی دھماکہ تھا۔" وہ مکا تان کر اس کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔
 لیکن پھر عجیب طرح کی آواز اس کے حلق سے نکلی اور وہ کسی جڑ سے اکھڑے
 ہوئے تناور درخت کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

اس کے ساتوں آدمی بوکھلا کر اس کی طرف بڑھے۔۔۔ ان میں سے بھی ایک نے
 سسکی لی اور اپنے باس ہی کی طرح گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ اس کی
 جانب متوجہ ہوئے تھے کہ تیسرا گرا۔ پھر یکے بعد دیگرے گرتے ہی چلے گئے۔
 "بھاگو۔۔۔!" لوئیس چیخی۔۔۔ اور سڑک کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن اس
 کی تقلید کر رہے تھے۔

دفعۃً کسی جانب سے آواز آئی۔ "ارے سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہو!"
 جیمسن اس طرح رک گیا جیسے "چابی" ختم ہو گئی ہو، ظفر بھی رکا۔
 "نہیں۔۔۔ ناممکن۔۔۔!" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔ یہ کس کی آواز تھی۔ لوئیس
 بھی پلٹ پڑی۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟"

"کسی نے ہماری آواز میں مخاطب کیا تھا۔" جیمسن بولا۔

"آواز میں نے بھی سنی تھی۔"

"سوٹ کیس تو لیتے جاؤ۔" آواز پھر آئی اور اس بار انہوں نے سمت کا تعین کر لیا۔

"خدا کی قسم۔۔۔!" جیمسن چہکا۔ "ہزمیجسٹی کے علاوہ اور کسی کی آواز نہیں

ہوسکتی۔۔۔!"

"اس کے بعد وہ آواز کی سمت بے تحاشا دوڑتا چلا گیا۔ پھر ان دونوں کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا۔ پھول دار جھاڑیوں کے درمیان ایک چہرہ ابھر رہا تھا۔ جیمسن تعظیم میں

جھکتا چلا گیا۔ "آپ۔۔۔!" ظفر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی!

"جی ہاں۔۔۔!" جواب ملا۔ "آپ جیسے کنواروں کو کسی نامحرم عورت کے حوالے

کردینے کے بعد وہیں تو بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا۔"

"اوہ۔۔۔ تو یہ تم تھے۔۔۔!" لوئیسا بولی۔

"میں نہ ہوتا تو تم کہاں ہوتیں!" عمران نے کہا اور جھاڑیوں سے باہر آگیا۔۔۔ اس کے

ہاتھ میں ایک عجیب وضع کی ایک چھوٹی سی رائفل تھی۔

جیمسن چٹکیوں سے تال دیتا ہوا عمران کے گرد ٹوئیسٹ کرنے لگا۔

"اے ہوش مندو۔۔۔ تم بھاگے کہاں جارہے تھے۔" عمران نے اردو میں کہا۔

"پھر کیا کرتے۔۔۔!" ظفر بولا۔

"واپس چلو۔۔۔ وہاں ان آٹھ آدمیوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے!"

وہ پھر پلٹے اور انہوں نے عمران کو اپنی اپنی بیٹا سنانی شروع کر دی، اس عمارت

میں جو جو گزری وہ بھی سنائی۔

"تو یہ ڈیڈلی فراگ کام کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اتنا کام کا کہ کنگ چانگ کا سراغ اسی کے توسط سے مل سکے گا۔" لوئیسا بولی۔

"آخر آپ نے اتنی رازداری سے کام کیوں لیا تھا۔" ظفر پوچھ بیٹھا۔

"تم سے الگ رہ کر حالات کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔!"

"وہ حالات کیا ہیں۔۔۔؟"

"تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔۔۔! فی الحال جو کچھ کہا جائے کرتے جاؤ۔"

"ہزبائی نس پر پچھلی رات حملہ ہوا تھا۔" لوئیس بولی۔

"مجھے علم ہے۔۔۔!"

"اس کے باوجود تم نے ان تینوں کے رحم و کرم پر انہیں چھوڑ دیا تھا۔"

"تم پرنس کو کیا سمجھ رہی ہو! وہ اس وقت مداخلت پسند فرماتے ہیں جب کمزور پڑ

رہے ہوں۔۔۔ جب میں نے دیکھا وہ تنہا ان پر بھاری پڑ رہے ہیں تو دور رہا لیکن یہ

بڑی عجیب بات ہے کہ ان تینوں کی کسی نے بھی خبر نہ لی۔۔۔ اس وقت اگر تم لوگ

نہ چھیڑے جاتے تو ان کے اس ٹھکانے کا پتا نہ چلتا۔"

عمارت کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ آٹھوں اب تک وہیں پڑے تھے۔

"لیکن یہ لوگ بے ہوش کیسے ہوئے۔۔۔؟" لوئیس عمران کو گھورتے ہوئی بولی۔

"یہ میری ڈارٹ گن کا کمال ہے۔" وہ اپنی رائفل دکھاتا ہوا بولا۔

"اوہو۔۔۔ تو یہ بے ہوش کر دینے والی سوئیوں کا شکار ہوئے ہیں۔"

"میرے پاس ایسی سوئیاں بھی ہیں جو موت کی نیند سلا دیتی ہیں، ارے تم دونوں

کھڑے منہ دیکھ رہے ہو۔۔۔ اٹھالائو اپنے سوٹ کیس!"

ظفر اور جیمسن اندر آئے۔۔۔ دھواں غائب تھا۔ انہوں نے سوٹ کیس اٹھائے اور باہر

آگئے لیکن اب عمران وہاں نہیں تھا۔ صرف لوئیس دکھائی دی جو بے ہوش آدمیوں کی

طرف ریوالور اٹھائے کھڑی تھی۔

"ہز میجسٹی کہاں گئے۔۔۔؟" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ہز میجسٹی۔۔۔! کیا مطلب۔۔۔؟"

"مطلب نہ پوچھو۔۔۔ میری بات کا جواب دو۔۔۔!"

"اپنی گاڑی لینے گیا ہے۔۔۔!"

اور یہ ریوالور کہاں سے ہاتھ لگا!"

"انہی میں سے ایک کا ہے۔۔۔!" لوئیس نے بے ہوش آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

جیمسن اسے تھوڑی دیر تک خاموشی سے دیکھتا رہا، پھر بولا۔ "تو تم اسی لیے

شیرنی ہو رہی تھیں۔"

"میں نہیں سمجھی، تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔!"

"تمہیں علم تھا کہ ہزمیجسٹی آس پاس ہی موجود ہیں۔"

"اس حد تک بھی مطمئن نہیں تھی، اس نے کمال کر دیا۔۔۔ میں اسے اتنا تیز ہرگز نہیں سمجھتی تھی۔"

"بس بس زیادہ تعریف نہیں۔" جیمسن ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کہیں تم اپنے فیصلے میں تبدیلی نہ کر دو۔۔۔!"

وہ برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"دیکھو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ تم ابھی سے۔۔۔!"

"خاموش رہو۔۔۔! میں تمہیں بزدل اور نکما نہیں سمجھتی تھی۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جارہے تھے۔"

"تم نے کہا تھا۔"

"ایسے مرد مجھے پسند نہیں جو عورتوں کے مشورے کے محتاج رہتے ہیں۔"

"میں عورتوں کو اتنا حقیر نہیں سمجھتا۔۔۔! داڑھی نہ ہوتی تو خود بھی عورت ہی ہوتا۔"

اتنے میں کسی گاڑی کی آواز سنائی دی۔

"اب اپنی محبت کی بات نہ کرنا۔" لوئیس آہستہ سے بولی۔

"اوہو۔۔۔ تو کیا ہزمیجسٹی کو بھی پہلے ہی سے جھانسنے دے رکھا ہے۔"

"چپ۔۔۔ چپ۔۔۔!"

عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا ہوا بولا: "زہریلے مینڈک کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا ہے۔"

"کہاں لے جاؤ گے۔۔۔؟" لوئیس نے حیرت سے کہا۔

"کہیں بھی۔" عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔۔۔ یہ خطرناک ہوگا!"

"پھر تم کیا چاہتی ہو؟"

"اسے یہیں چھوڑ جاؤ۔ اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ ان معاملات میں کنگ چانگ کا ہاتھ ہے۔"

"تو تم صرف تصدیق کرنا چاہتی تھیں!"

"ہاں۔۔!"

"اچھی بات ہے۔ تصدیق تمہاری اور مینڈک میرا۔ میں اسے تل کر کھاؤں گا۔ چلو

نالائقو! منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالو۔"

"میں کہتی ہوں یہ مناسب نہ ہوگا۔"

"آخر کیوں۔۔؟"

"ناہیتی پوپاؤں کے لیے جہنم بن جائے گا۔"

"پوپاؤں۔۔ کیا مطلب۔۔!" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"مقامی لوگ سفید فام آدمی کو پوپا کہتے ہیں۔"

"اوہ۔۔ تو پھر تم پوپا ہو۔۔۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔۔! سمجھنے کی کوشش کرو، اگر غائب ہوگیا تو جگہ جگہ سفید فاموں کی

لاشیں پائی جائیں گی۔ میں اس کے آدمیوں کی نظروں میں آچکی ہوں۔ وہ مجھے ہی

اس کی ذمہ دار سمجھیں گے۔"

"ارے تم اس کی فکر نہ کرو!"

"آپ بھی ہاتھ لگائیے جناب۔۔!" جیمسن نے عمران کو مخاطب کیا۔ "ہم سے نہیں اٹھ

رہا۔۔ آدمی ہے یا گینڈا۔"

تینوں نے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور عمران نے ظفر کو الگ لے جاکر کہا "اب

لوئیسا تم لوگوں کو وہیں لے جائے گی جہاں جوزف مقیم ہے۔ لیکن بہت زیادہ محتاط

رہنا۔ اسے جوزف کہہ کر مخاطب نہ کرنا۔۔ پرنس ہربنڈا۔ کیا سمجھے!"

"سمجھ گیا۔۔!"

"اور اپنے مورچھل کو بھی سمجھا دینا۔"

"مگر آپ کہاں جارہے ہیں۔۔؟"

افق کے اس پار۔۔ اب یہاں رہ کر کیا کروں گا۔ میں اور ڈیڈلی فراگ۔۔ اچھا۔۔ ٹاٹا!"

"ارے سنئے تو سہی۔۔ کیا ہم پیدل جائیں گے؟"

"وہی جیب استعمال کرو جس سے لائے گئے تھے۔" عمران نے کہہ کر انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

"سخت الجھن میں ڈال دیا ہے اس نے۔" لوئیسا برا سا منہ بنا کر بولی۔

"تم یہی تو چاہتی ہو نا کہ سفید فام محفوظ رہیں۔" ظفر نے پوچھا۔

"یقیناً۔"

"تو پھر ان ساتوں بیہوش آدمیوں کو قتل کر دو۔ تمہاری کہانی آگے نہیں بڑھنے پائے گی۔"

لوئیسا نے ہاتھ میں دبے ریوالور پر نظر ڈالی اور پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگی۔

"میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے کہ بے خبروں پر گولی چلائی جائے۔" جیمسن بولا۔

"بکواس مت کرو۔ میں بھی ایسی نہیں ہوں۔ غیر ضروری کشت و خون مجھے بھی پسند نہیں!"

"تو پھر چلو جیب کی طرف۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو!"

ظفر اور جیمسن کو دیکھ کر جوزف کی بانچھیں کھل گئیں۔

"میں تم دونوں کے لیے بہت بے چین تھا۔"

"شکریہ یور ہائی نس!" ظفر نے تعظیماً جھک کر کہا۔

"خدا کے لیے تم لوگ تو مجھے پاگل نہ بناؤ۔"

"ہم شرمندہ ہیں کہ ہمیں پہلے سے آپ کی حیثیت کا علم نہیں تھا۔"

"ارے میری حیثیت۔۔!" جوزف دانت پیس کر سر پیٹتا ہوا بولا۔ "خداوندا میں کیا کروں!"

"صبر کیجئے یور ہائی نس!" جیمسن نے مسکرا کر کہا۔ "اب میں اپنی باری کا انتظار

کر رہا ہوں۔"

"میرا مذاق مت اڑاؤ پیارے بھائی۔۔۔ یہ بتاؤ۔۔۔ باس کی بھی کچھ خبر ملی یا نہیں؟"

"انہیں اب بھول جائیے یور ہائی نس۔۔۔!"

"مرتے دم تک نہیں بھول سکتا۔۔۔ میں اپنے مالک کا وفادار کتا رہوں گا چاہے مجھے ساری دنیا کی بادشاہت سونپ دی جائے۔"

"کہئے۔۔۔! پومارے پنجم کی زیارت ہوئی یا نہیں؟"

"مت نام لو۔۔۔!" جوزف برا سا منہ بنا کر بولا۔ "نہ جانے کون سی منحوس گھڑی تھی

جب تم نے مجھے تابہیٹی کی تاریخ سنائی تھی۔۔۔ نہ میں خواہش کرتا اور نہ یہاں آپہنچتا۔۔۔ اور سلیمان پر جانے کس بد روح کا سایہ ہو گیا تھا کہ ٹھیک اسی وقت آئینہ دکھا بیٹھا۔"

"ماضی کو بھول جائیے یور ہائی نس!" ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔

"تم تو مجھے شرمندہ نہ کرو۔ تم اصلی شہزادے ہو۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو ہاتھیوں کا شکار کر کے پیٹ پالتا تھا۔"

"خاموش۔۔۔!" ظفر چاروں طرف دیکھتے ہوا آہستہ سے بولا۔ "کان کھول کر سن لو،

جس نے تمہیں شہزادگی کی راہ پر ڈالا ہے، وہ یہی چاہتا ہے کہ تم شہزادے بنے رہو۔"

"کیا سچ مچ۔۔۔!" جوزف کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ہاں۔۔۔! اب تم جوزف نہیں، پرنس ہربنڈا ہو۔"

جوزف نے طویل سانس لی اور پھر اظہار مسرت کے طور پر اس کے دانت نکل پڑے۔

"اگر یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں اپنا خون کیوں جلاتا؟"

"اب میں اپنا خون جلاؤں گا۔۔۔!" جیمسن بولا۔

"کیوں مسٹر کیوں۔۔۔؟"

"تمہاری طرح مفت کی بیوی تو ہاتھ آئی نہیں کہ ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے۔"

"اے مسٹر۔۔۔! میں اتنا کمینہ نہیں ہوں کہ کسی اور کی بیوی پر ہاتھ ڈالوں گا۔"

"فضول باتیں نہ ہونی چاہئیں۔" ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" جوزف اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا۔

"فکر نہ کرو۔۔۔ شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنی ہے تمہیں۔"

"دوسری بات۔۔۔!" جوزف پُرتفکر لہجے میں بولا۔ "ٹالابوآ میری بیوی نہیں ہے لیکن اس کے رویے میں اجنبیت نہیں پائی جاتی۔ قطعی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اداکاری کر رہی ہے۔"

"فی الحال اس قصے کو ختم کر دیجئے یور ہائی نس۔۔۔!" ظفر اونچی آواز میں بولا۔

اس نے کسی کے قدموں کی آواز سنی تھی۔

دوسرے ہی لمحے لوئیسا پردہ ہٹا کر اندر آئی اور جوزف کے سامنے کسی قدر خم کھا کر ادب سے بولی۔ "ہزہائی نس نے ان دونوں کو طلب کیا ہے، یور ہائی نس!"

"اوہو۔۔۔!" جیمسن بولا۔ "اب تو تم انگریزی بھی بول سکتی ہو۔"

"دنیا کی کئی بڑی زبانیں روانی سے بول سکتی ہوں۔"

"تم دونوں ٹالابوآ کے پاس جاؤ۔" جوزف نے اپنے انداز میں نخوت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے یور ہائی نس۔۔۔!" دونوں بیک وقت بولے۔

"ٹالابوآ نے سب سے پہلے ان کی آمد پر اظہار مسرت کیا تھا، پھر بولی تھی، "پرنس کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری تم دونوں پر ہوگی۔"

"آپ ہمیں ہر وقت ہوشیار پائیں گی۔" ظفر نے کہا۔ "لیکن ہمیں کم از کم یہ تو معلوم ہونا ہی چاہئے کہ پرنس کو کس قسم کے خطرات ہیں۔"

"میں نے تفصیلی گفتگو کے لیے تم دونوں کو طلب کیا ہے۔"

لوئیسا انہیں ٹالابوآ کے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی اور وہ بات آگے بڑھنے کے منتظر رہے۔

ٹالابوآ چند لمحے خاموش رہ کر بولی۔ "شاہ بنکانا بیمار ہیں۔۔۔! پتا نہیں کب ان کی آنکھیں بند ہو جائیں۔ اگر پرنس نہ ملتے تو اس خاندان کی بادشاہت کا خاتمہ ہو جاتا۔"

"پھر کس کی بادشاہت ہوتی؟"

"موکارو کے بادشاہ کی۔"

"موکارو کہاں ہے۔۔۔؟"

"وہ بھی ایک جزیرہ ہے۔۔۔ بنکاٹا سے قریباً پچاس میل کے فاصلے پر۔"

"لیکن بنکاٹا تو فرانس کے زیر اثر ہے۔"

"فرانس بھی پرانے معاہدوں کا پابند ہے۔ موکارو کے بادشاہ کے زیر اثر آنے کے بعد

فرانس کا اثر پرانے معاہدے کے تحت خود بخود ختم ہو جائے گا۔"

"کیا موکارو میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے۔۔۔؟"

"اوہ نہیں۔۔۔!" وہ ہنس کر بولی۔ "شاید لفظ کنگ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا

ہے۔ ہمارے سلسلے میں تم نے کنگ چانگ کا نام سنا ہوگا۔"

"جی ہاں۔۔۔! پرنس کے سلسلے میں ماموزئیل لوئیس نے ہمیں بتایا تھا کہ کنگ چانگ

کے آدمی پرنس کو بنکاٹا نہیں پہنچنے دیتے۔"

"کنگ چانگ بحر الکابل کے جزائر کا طاعون ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"اس نام سے یہاں کے باشندے اس قدر خائف ہیں جیسے طاعون سے ہوسکتے ہیں۔"

"آپ یہی کہنا چاہتی ہیں کہ اس کے وجود اور حیثیت کا کوئی قانونی جواز نہیں۔"

"تم ٹھیک سمجھے۔۔۔! لیکن وہ جزائر کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا رہتا ہے۔ یہ ممکن

ہے کہ موکارو کے والی نے معقول معاوضے پر اس کی خدمات حاصل کر لی ہوں۔"

"وہ رہتا کہاں ہے؟"

"کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ صرف نام سنا جاتا ہے شکل شاید ہی کسی نے

دیکھی ہو۔"

"اس کے لیے کام کرنے والے کبھی نہ کبھی قانون کی گرفت میں ضرور آتے ہوں

گے۔"

"ہاں ایسا ہوتا ہے، لیکن وہ اس کی نشاندہی نہیں کرسکتے۔" نالابوا نے کہا اور انہیں

بتانے لگی کہ کس طرح جوزف نے کنگ چانگ کے تین آدمیوں کو قابو میں کیا تھا

اور وہ ابھی تک اس کی قید میں ہیں۔

"شاید اسی لیے اپنے ان آدمیوں کی خبر نہیں لی کہ وہ اس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔" ٹالابوآ نے کہا۔

ظفر کچھ نہ بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

"بس اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔" ٹالابوآ نے گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس کمرے میں آئے جہاں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

"بات پلے نہیں پڑی۔" جیمسن پُرتشویش لہجے میں بڑبڑایا۔

"فضول باتیں نہ کرو۔ میری روح سفر کے لیے بے چین تھی۔" ظفر مسکرا کر بولا۔

"ہو سکتا ہے یہ سفر اسے دوبارہ جسم میں واپس نہ لاسکے۔"

"ڈر گئے ہو۔۔۔؟"

جی نہیں۔۔۔! میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ مسٹر علی عمران کو بنکاٹا کی بادشاہت سے کوئی سروکار ہوگا۔"

"اچھا تو پھر۔۔۔؟"

"کوئی اور ہی چکر ہے۔"

"ٹالابوآ سے عشق ہو گیا ہوگا۔"

"عین شین قاف اور عین میم رے الف نون میں بعد المشرقین ہے۔"

"اتنی گاڑھی اردو نہ بولا کرو۔۔۔ مجھے الجھن ہوتی ہے۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"اس انکشاف کے بعد لوئیس بھی ہاتھ سے گئی۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمیں بے وقوف بنارہی تھی۔"

"صرف تمہیں۔۔۔ میں تو شروع ہی سے غیر مطمئن رہا ہوں۔"

دفعۃً جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"آخر باس کو یہ کیا سوجھی تھی۔؟" وہ ان کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔

"کوئی نئی بات؟" ظفر نے سوال کیا۔

"ہر بات نئی ہے مسٹر۔۔۔! مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سب بد ارواح کے

نرغے میں آگئے ہیں۔"

"میں تم سے متفق ہوں۔" جیمسن بول پڑا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔۔۔؟"

"اس کی باتوں میں نہ پڑو تمہیں پرنس ہر بنڈا کا رول ادا کرتے رہنا ہے اس وقت تک جب تک باس خود ہی ڈراپ سین کر دے۔!"

"کاش ان تک میری پہنچ ہو سکے۔"

مجہ سے کہو جو کہنا ہے۔"

"کیا اس عورت ٹالا بوا کا وجود ضروری ہے۔!"

"اس کے بغیر تم بنکائٹا کا آئندہ وارث کیسے پیدا کر سکو گے۔!" جیمسن بولا

"اے مسٹر۔۔۔!! میرا بُرا نہ چاہو۔۔۔ اگر وہ سچ مچ میری بیوی ہوتی تو میں کبھی کا خود کشی کر چکا ہوتا۔!"

"وہ اتنی بُری تو نہیں ہے۔!"

تم کیا جانو۔۔۔!!" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ پھر یک بیک اسے غصہ آگیا اور

چیخ چیخ کر کہنے لگا۔ "میں شراب سے شادی کر چکا ہوں اور کرسچین ہوں اس

لیے دوسری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!"

"شور نہ مچاؤ۔" ظفر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ورنہ بنکائٹا کے عمائدین دوڑے چلے آئیں گے۔۔۔۔!"

"خدا غارت کرے۔!" کہہ کر جوزف نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ بھینچ لیا۔!

ٹھیک اسی وقت ٹالا بوا کمرے میں داخل ہوئی شاید وہ جوزف کی دھاڑ سن کر آئی تھی۔

ظفر اور جیمسن مؤدب کھڑے رہے۔!

"کیا ہوا۔۔۔۔؟" ٹالا بوا نے جوزف کو پرتشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تم جاؤ یہاں سے۔" جوزف ہاتھ ہلا کر بولا۔

"یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ تم ان لوگوں کے کمرے میں دیکھے جاؤ۔!"

"کیوں۔۔۔۔؟" جوزف غرایا "میں تو ان لوگوں کے قدموں میں پڑا رہتا ہوں۔"

"یور ہائی نس پلیر - - - ہمیں شرمندہ نہ کیجیے - !" جیمسن بولا -
 "تم چپ رہو - - -"

"یور ہائی نس یاد دہانی کراؤں کہ باس - - - !" ظفر جملہ پورا کیے بغیر خاموش ہو
 گیا کیوں کہ باس کے نام پر ہی جوزف کمرے سے باہر نکل گیا تھا -
 "شکریہ - - - !" ٹالابوآ نے ظفر کی طرف دیکھ کر کہا اور خود بھی وہاں سے چلی
 گئی -

"ہم تو اسے قابو میں رکھنے کے لیے یہاں بھیجے گئے ہیں - !" جیمسن بولا
 - "ظاہر ہے - - - ورنہ جنم جنم کا وحشی شہزادہ کیسے بن سکتا ہے - !" -
 "خدا ہی جانے کیا چکر ہے - - - ؟"

ڈیڈلی فراگ نے کراہتے ہوئے کروٹ لی - - - اور آنکھیں کھول دیں - - - کچھ دیر نظر
 غبار آلود رہی پھر گردو پیش کا منظر واضح ہوتا چلا گیا -

کچھ دور پر ایک عجیب الخلق آدمی اکڑوں بیٹھا نظر آیا بڑی خوف ناک شکل تھی
 غالباً کسی تلوار کے گھاؤ نے پیشانی کو درمیان سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا
 ناک پھولی ہوئی تھی اور گھنی مونچھوں نے دہانے کو قریب قریب ڈھانک ہی لیا تھا -
 ڈیڈلی فراگ اٹھ بیٹھا اس کے چاروں طرف جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور تھوڑے
 فاصلے پر آموں کے درخت تھے قریبی درخت کی ایک شاخ سے رسی لٹکتی نظر
 آئی جس کے نچلے سرے میں پھندا جھول رہا تھا -

"شکر ہے کہ میں صحیح وقت پر پہنچ گیا -" بدصورت اجنبی نے فرانسیسی میں کہا -
 "ت - - - تم - - - کون ہو - - - ؟"

"پہلے تم مجھے اپنی کہانی سناؤ کہ آخر وہ کون تھے جو تمہیں پھانسی دینا چاہتے
 تھے اور کیوں ؟"

"پھانسی دینا چاہتے تھے - !" ڈیڈلی فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں بولا -

"ہاں ایک داڑھی والا تھا اور دوسرا خوبصورت سا نوجوان تھا اور وہ حرافہ جس کی تلاش مجھے عرصہ سے تھی۔ وہ تمہاری گردن میں پھندا ڈالنے ہی والے تھے کہ میں شکار کی تلاش میں ادھر آنکلا۔ بس پھر تمہیں بچا لینے کے چکر میں وہ ایک بار پھر ہاتھ سے نکل گئی۔!"

"کک۔۔۔ کون تھی۔۔۔؟"

"فرانسیسی بلی۔۔۔ سیکرٹ ایجنٹ۔۔۔ لیکن یہ نہیں بتاؤں گا کہ آج کل کس کے لیے کام کر رہی ہے۔!"

"اوہو۔۔۔!"

"ہاں۔۔۔ لیکن تم کون ہو۔۔۔؟"

"تیارا پور میں رہتا ہوں۔!" فراگ نے اپنی صورت میں یتیمی طاری کر کے بولا "وہ لوگ مجھے لوٹ لے گئے ہیں۔ میرے پاس کچھ جوابرات تھے اور کچھ نقد رقم تھی۔!"

"مگر دوست تم ایسے تو معلوم نہیں ہوتے۔!"

"عورت کے معاملے میں بالکل آلو ہوں۔" وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"اچھا۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ وہ لٹیری بھی ہے۔!"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں۔۔۔ لیکن تم ان اطراف کے تو نہیں معلوم ہوتے۔!"

"جمیکن ہوں۔!"

"یہاں کب سے ہو۔!"

"پچھلے دو ماہ سے چھٹیاں گزار رہا ہوں۔!"

"کہاں ٹھہرے ہو۔!"

"رولت وائی میں۔۔۔۔!"

"بہت مہنگی جگہ ہے کیا میرے مہمان بننا پسند کر و گے۔!"

"میں نے جو کچھ کیا ہے اس کا معاوضہ نہیں لینا چاہتا۔" اجنبی نے غصیلے لہجے

میں کہا "میں بھی مفلس نہیں ہوں۔۔۔۔ رولت وائی سے بھی زیادہ مہنگی جگہوں

پر قیام کر سکتا ہوں۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری پیش کش سے تمہیں تکلیف پہنچی۔!" فراگ نے لہجے میں ندامت پیدا کر کے کہا۔ "میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا غیر ملکوں کو دوست بنانا میری ہابی ہے کبھی کبھی ان سیاحوں کو بھی مدعو کر بیٹھتا ہوں جن سے تھوڑی دیر کسی میز پر بھی ملاقات رہی ہو۔!"

"میں نے برا نہیں مانا۔۔۔ اب تم جہاں کہو تمہیں پہنچا دوں۔" اجنبی ہنس کر بولا۔! اجنبی اسے اپنی گاڑی تک لایا جو ایک کچے راستے پر کھڑی تھی۔ فراگ نے ایک بار پھر اسے غور سے دیکھا اور ندامت آمیز لہجے میں بولا "میں نے ابھی تک تمہارا نام نہیں پوچھا۔!" "ڈھمپ لوپو کا۔۔۔ اور تم کیا کہلاتے ہو۔!" "میں نہیں جانتا کہ میرا اصلی نام کیا ہے، لیکن تاہیتی والے مجھے ڈیڈلی فراگ کہتے ہیں۔!"

اوبو۔۔۔۔!" اجنبی چونک کر اسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔ فراگ کے ہونٹوں پر پھیکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "یقین نہیں آتا۔!" اجنبی بڑبڑایا۔ "کیوں —؟"

"تم اتنے مشہور آدمی ہو۔۔۔۔ اور یہ سب کچھ۔۔۔۔ نہیں یقین نہیں آتا۔!" "یقین کرو میرے دوست۔۔۔۔!" فراگ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا "عورت میری کمزوری ہے وہ دونوں اس عورت کو ایک معقول قیمت پر میرے حوالے کرنے والے تھے۔۔۔ ہم نے ایک جگہ بیٹھ کر شراب نوشی کی۔۔۔ پھر مجھے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔!"

"ہم جیسے لوگوں کو عورت سے دور رہنا چاہیے۔!" "خیر — خیر — اب تم اپنے بارے میں بھی کچھ بتاؤ۔!" "ڈھمپ لوپو کا۔۔۔۔ بیچارہ۔۔۔۔ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔!" "خیر۔۔۔۔ چلو گھر چل کر باتیں کریں گے۔۔۔۔!" فراگ آہستہ سے بولا۔ "پاپے تے پہنچ کر وہ ایک چھوٹی سی خوب صورت عمارت میں داخل ہوئے جہاں ایک سنہری رنگت والی نیم عریاں لڑکی نے ان کا استقبال کیا۔"

"موسیولوپوکا کی خدمت کرو ۔۔۔۔!" فراگ نے اس سے کہا ۔

"کیا دنیا کے سارے خوبصورت مرد میری ہی قسمت میں لکھے گئے ہیں ۔! وہ ہنس کر بولی ۔

"لڑکی حواس میں رہ ۔۔۔" فراگ غرایا ۔

"اداکاری مت کرو پیارے ۔۔۔! مجھ سے بہت ڈرتے ہو ۔!"

"جاؤ کچھ کھانے کے لیے لاؤ اچھی لڑکی ۔!" لوپوکا بولا

"اور بوربن بھی ۔!" فراگ نے کہا ۔

"شکریہ ۔۔۔۔! میں شراب نہیں پیتا ۔!"

"پھر کیا پیتے ہو ۔۔۔۔؟" فراگ نے حیرت سے کہا ۔

"ٹھنڈا پانی ۔۔۔۔ اور عورت میری کمزوری نہیں ہے ۔۔۔۔ ورنہ میں بھی فرانس کی کسی سیکرٹ ایجنٹ کے ہتھے چڑھ جاتا ۔!"

"مجھ پر طنز مت کرو دوست ۔۔۔۔۔! لیکن سیکرٹ ایجنٹ والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی ۔!"

"اس کا نام لوئیس ہے ۔۔۔ کبھی کبھی ایدلی دے ساواں بھی کہلاتی ہے میرے ملک میں اس نے ایک غیر ملکی سفارت خانے کی پوزیشن خراب کرادینے کی کوشش کی تھی ۔۔۔ تب ہی سے میں اس کے پیچھے رہا ہوں۔۔۔۔!"

"تو کیا تم اپنے ملک کے سرکاری عملے سے تعلق رکھتے ہو ۔۔۔؟"

"ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے ۔!"

"خوب ۔۔۔! تو تم اس کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آئے تھے ۔!"

"نہیں بس اتفاقاً یہاں نظر آ گئی ۔۔۔ پچھلے سال میں اسے پکڑ ہی لیتا لیکن جُل دے کر نکل گئی تھی ۔"

فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ لڑکی کمرے میں داخل ہوئی ۔

"تمہاری فون کال ہے ڈارلنگ ۔۔۔۔!" اس نے فراگ کو اطلاع دی ۔

وہ اٹھ کر چلا گیا اور لڑکی لوپوکا سے بولی ۔"میں نے کھانے کی میز کی تیاری کا حکم دے دیا ہے ۔!"

"بہت بہت شکریہ ---- یہاں کی آب و ہوا میرے معدے پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔"

"تم کہاں کے باشندے ہو۔۔۔؟"

"جمیکا ---- میرا وطن ہے۔!"

"میں نے اور بھی جمیکن دیکھے ہیں ---- لیکن تمہارے خدوخال ان سے مختلف ہیں

۔۔۔ او رنگت میں بھی فرق ہے۔"

"میرا باپ نسلا منگول ہے۔!"

"اوہ ----! تو پھر یہی بات ہو گی ---- کیا تمہاری پیشانی پر تلوار لگی تھی۔۔۔؟"

"نہیں کلہاڑی ----! ویسے کچھ دیر پہلے مجھے بدصورت کہہ کر تم نے میرا دل

دکھایا تھا۔!"

"رومینٹک بننے کی کوشش نہ کرو۔۔۔ ورنہ ڈیٹلی فراگ تمہاری گردن توڑ دے گا۔!"

ابھی تک تو کوئی ایسا پیدا نہیں ہو جو میری گردن توڑ سکے۔ تم سچ مچ بہت

خوبصورت ہو اور تیارے کی طرح خوشبودار بھی ---- گرم گرم سی مہک رکھنے

والی۔ تیارے تابیتی ہو ---- اے سنہری لڑکی۔!"

"خاموش رہو ---- کیا تمہاری دوستی پرانی ہے! "لڑکی نے کنکھیوں سے دروازے

کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہماری ملاقات دو گھنٹے پہلے ہوئی تھی۔!"

"اس قسم کے اجنبیوں کو وہ یہاں پہلے کبھی نہیں لایا۔!"

دفعۃً قدموں کی چاپ سنائی دی اور لوپوکا کچھ کہتے کہتے رک گیا۔!

فراگ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ اور لڑکی کو گھورتا ہوا غرایا۔۔۔ "تم یہاں کیا کر

رہی ہو؟"

"تمہارے مہمان سے اپنے حسن کی تعریف سن رہی تھی۔۔۔ یہ تو شاعر معلوم ہوتا

ہے۔!"

"جاؤ یہاں سے۔!" وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔

وہ برا سا منہ بناتے ہوئے چلی گئی اور فراگ اجنبی کو گھورتا ہوا اس کے مقابل بیٹھ

گیا۔ "کیا بات ہے ----؟" اجنبی نے پرتشویش لہجے میں پوچھا۔ "کیا کوئی بری

خبر تھی۔!"

"میرے لیے خبر صرف خبر ہوتی ہے اچھی بری سے سروکار نہیں رکھتا۔!"

"یہ بہت اچھی عادت ہے۔!" اجنبی سر ہلا کر بولا۔

"لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں سے نہیں ہو۔۔۔!" فراگ نے زہریلے لہجے میں سوال کیا۔

"میں تمہیں اپنے بارے میں بتا چکا ہوں۔!"

"میں نہیں یقین کرتا تمہارے بیان پر۔۔۔۔!"

"کیا فرق پڑتا ہے۔!" اجنبی نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لیے شانوں کو جنبش دی۔

"تم کنگ چانگ کے نائب سے ہم کلام ہو۔!"

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔!" اجنبی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے۔!"

"بعد کی باتیں ہیں، اس لیے برا ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!"

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ بالآخر وہیں جا پہنچے جہاں انہیں پہنچنا تھا۔!"

"ظاہر ہے کہ مجھے دیکھ کر بھاگ گئے تھے، لہذا اپنے ٹھکانے پر ہی پہنچے ہوں گے۔!"

"یہ بات نہیں ہے۔!"

"پھر کیا بات ہے۔۔۔؟ جلدی کہہ جاؤ۔۔۔ بھوک کے مارے میرا دم نکلا جا رہا ہے۔!"

"چلو۔۔۔۔۔ کھانے کی میز پر وہیں بتاؤں گا۔!" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔!

"بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔!" اجنبی ہاتھ ہلا کر بولا۔۔۔!" میں اتنا احمق نہیں ہوں۔!"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

تمہیں مجھ پر شبہ ہے اس لیے میں تمہارے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔!"

"ارے چھوڑو بھی۔۔۔ محض شبے کی بنا پر تمہیں زہر نہیں دیا جا سکتا اور پھر

ڈیڈلی فراگ ہوں کوئی چوہا نہیں ہوں۔ تمہارے گریبان پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکتا

ہوں۔"

اجنبی اٹھ گیا - کھانے کے دوران ڈیڈلی فراگ بولا -

"میں نے اپنے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا تھا - وہ تینوں میرے قیدی تھی - !"

"اوہ - - - -" اجنبی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں -

پھر فراگ نے اپنی کہانی شروع کر دی - - - - کس طرح وہ اپنے دشمنوں کو اس عمارت میں لایا - اور ان سے کچھ اہم معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ عمارت کے کسی گوشے میں دھماکا ہوا - پھر اپنی بیہوشی کے مرحلے پر پہنچا تھا کہ اجنبی یک بیک بول پڑا -

"پوری بات میری سمجھ میں آگئی - !"

"کیا کہنا چاہتے ہو - - - - ؟"

"خطرناک لوگ معلوم ہوتے ہیں - !"

"بکو اس ہے ، میں صرف اپنی بیہوشی کی وجہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ، ابھی فون پر

اطلاع ملی ہے کہ میرے سارے ساتھی بھی بیہوش ہو گئے تھے - !"

"بیہوشی کی وجہ میں نے تمہاری گردن سے نکالی تھی - !"

"کیا مطلب - - - ؟"

اجنبی نے جیب سے ایک ننھی سی سوئی نکالی جس کے دوسرے سرے پر شٹل

کارک کے سے باریک پر لگے ہوئے تھے -

"یہ تھی وجہ - - - - بیہوش کر دینے والی ڈارٹ - !" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا

بولا -

"ہاں - - - - ہاں - - - - میرے آدمیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا - - - - مجھے اطلاع ملی

ہے - !"

"یہ لوگ بے حد چالاک معلوم ہوتے ہیں - - - - آخر چکر کیا ہے - - ؟"

فراگ کچھ نہ بولا - - - - کھانا ختم کر کے وہ اسے ایک بڑے کمرے میں لایا - !

"کیا میں آئندہ بھی تم سے مل سکوں گا - - - ؟" اجنبی نے فراگ سے سوال کیا -

"ضرور ضرور اب کیوں نہ تھوڑی سی تفریح ہو جائے - !" فراگ سر ہلا کر بولا -

"کیسی تفریح - - - ؟" اجنبی چونک پڑا -

فراگ کے ہاتھ میں اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور دیکھ کر اس کی گھنی گھنی مونچھیں دو تین بار پھڑکی تھیں --- اور پھر وہ استہزائیہ انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا !

"میں نے سنا ہے کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں !"

فراگ زہریلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا -

"ضرور سنا ہو گا --- لیکن یہ اطلاع تمہیں کتنی دیر پہلے ملی ہے - !"

"خاموش رہو --- !" فراگ غرایا

"وہ تین ہی نہیں تھے چوتھا بھی تھا جس نے چھپ کر بیہوش کر دینے والی سوئیاں پھینکی تھیں !"

"یقیناً --- ! کچھ دیر پہلے میں نے اس طرف تمہاری توجہ مبذول کروائی تھی اسے ثابت بھی کیا تھا - --- ! " اجنبی نے پرسکون لہجے میں کہا -

"آخر اس نے تمہیں کیوں چھوڑ دیا --- ؟"

"اس لیے کہ میں کنگ چانگ ہوں - --- !" اجنبی زور سے دھاڑا --- ساتھ ہی فراگ نے اس پر فائر جھونک دیا -

لیکن اجنبی نے پھرتیلے پن سے اس کا وار خالی کر دیا تھا دوسرا فائر ہوا - --- پھر بے در پے بقیہ چار فائر - --- ریوالور خالی ہو گیا - --- اجنبی زندہ سلامت کھڑا گھنی مونچھوں کی چھاؤں میں مسکرا رہا تھا !

"اب اسے دوبارہ لوڈ کرو - --- !" اس نے ہنس کر کہا "تم نے ٹھیک ہی سنا تھا کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں !"

"جہنم میں جائیں گولیاں - --- تم نے ابھی کہا تھا کہ تم کنگ چانگ ہو - !"

"ہاں میں نے کہا تھا - !"

"تم جھوٹے ہو - --- فراگ نے پر تنفر لہجے میں کہا -

"ثابت کرو - --- !"

فائروں کی آوازیں عمارت کے دوسرے افراد کو وہاں کھینچ لائی تھیں - ! انہی میں وہ لڑکی بھی تھی --- وہ سب دروازے کے قریب کھڑے انہیں حیرت سے دیکھے جا

رہے تھے -

"ثابت کرو کہ میں جھوٹا ہوں - ! اجنبی نے ایک بار پھر فراگ کو للکارا - !

"میں خود ہی کنگ چانگ ہوں - !" فراگ سینہ ٹھونک کر بولا -

ذرا شکل دیکھنا اس مینڈک کے بچے کی - !" اجنبی نے تماشائیوں کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا -

وہ سب بے حس و حرکت کھڑے تھے - فراگ نے جھلاہٹ میں خالی ریوالور اجنبی پر کھینچ مارا - وہ غافل نہیں تھا - - - - جھکائی دے کر خود کو صاف بچا گیا -

"تم دیکھ رہے ہو اس نمک حرام کو - - - اپنے آقا سے اس طرح پیش آرہا ہے - !" اجنبی نے پھر تماشائیوں کو مخاطب کر کے کہا -

"تم اسے میرے نائب کی حیثیت سے جانتے ہو - اور اب یہ خود کو کنگ چانگ کہہ رہا ہے -"

"کھڑے کیا دیکھ رہے ہو ، گھيرو اسے - - - ! فراگ نے اپنے آدمیوں کو للکارا - !"

"ہمت بھی ہے کسی میں - - - - ! میں کنگ چانگ ہوں - "اجنبی سرد لہجے میں بولا -

"میں تیرا گلا گھونٹ دوں گا - !" فراگ دانت پیس کر بولا اور ہاتھ پھیلانے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا - !

اچانک اجنبی نے اس کے سینے پر ایک فلائنگ کک رسید کی اور وہ کسی زخمی بھینسے کی طرح ڈکارتا ہوا چاروں خانے چت گرا - لڑکی نہیں - - - - نہیں کہتی فراگ کی طرف جھپٹی تھی - "ٹھہر جاؤ لڑکی - - - ! " اجنبی غرایا - - - اب اس کا ریوالور بغلی ہولسٹر سے نکل آیا تھا - !

لڑکی رک کر اس کی طرف مڑی اور اجنبی نے فراگ کو مخاطب کیا -

"نہیں - - - - ! جیسے پڑے ہو پڑے رہو - - - جنبش ہوئی اور میں نے تمہارا جسم چھلنی کر دیا - !"

"یہ کیا ہو رہا ہے - !" لڑکی گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی -

"یہ دوغلا کتا تمہیں بھی نہیں چاہتا - کچھ دیر پہلے ایک فرانسیسی جاسوسہ کے چکر میں پڑ کر پوری تنظیم کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا - !"

"مت بکواس کرو ۔۔۔" فراگ حلق پھاڑ کر چیخا ۔

اجنبی نے دراوڑے کے قریب کھڑے ہوئے چار آدمیوں کو متوجہ کر کے کہا ۔
 "میں کنگ چانگ تمہیں حکم دیتا ہوں کہ فراگ کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے میری گاڑی
 میں ڈال دو ۔!" "میں کنگ چانگ ہوں ۔!" فراگ پھر چیخا ۔
 اجنبی کا قہقہہ کمرے کی محدود فضا میں گونج کر رہ گیا ۔ پھر اس نے ان چاروں
 سے کہا ۔

"کیا تم لوگ بھی مرنا چاہتے ہو ۔۔۔؟ میرا حکم مانو ۔"
 فراگ چیختا رہا ۔۔۔ اور وہ اس کے ہاتھ پیر باندھتے رہے ۔۔۔ لڑکی نے ہلک ہلک
 کر رونا شروع کر دیا تھا ۔!

"اب تم سب ادھر کھڑے ہو جاو اور میری بات سنو ۔!"
 اجنبی نے ان چاروں سے کہا ۔ اور لڑکی سے نرم لہجے میں بولا ۔
 "میں فراگ کو صرف تھوڑی سی سزا دوں گا جان سے نہیں مار دوں گا یہ عرصہ
 سے میری تلاش میں تھا کہ مجھے ٹھکانے لگا کر خود کنگ چانگ بن بیٹھے ۔۔۔!
 لیکن کنگ چانگ غافل نہیں رہتا ۔!"
 "بکواس ہے ۔!" فراگ پھر دھاڑا ۔

لیکن اجنبی اس کی طرف توجہ دیئے بغیر بولا ۔
 تم پانچوں خوش قسمت ہو کہ مجھے اس طرح دیکھ سکے ۔!"
 وہ منظر بڑا مضحکہ خیز تھا جب وہ چاروں فراگ کو اٹھا کر اجنبی کی کار میں ڈال
 رہے تھے ۔

فراگ آہستہ آہستہ انہیں دھمکیاں دے رہا تھا ۔۔۔ لیکن ان کے چہر ہر قسم کے تاثر
 سے عاری نظر آرہے تھے ۔

جب وہ اسے گاڑی میں ڈال چکے تو اجنبی نے سرد لہجے میں کہا ۔
 "یہ واقعہ تم پانچوں کی ذات سے آگے نہیں بڑھے گا ۔ اگر اس کے خلاف ہوا تو تم
 پانچوں حیرت انگیز طور پر مر جاؤ گے ۔!"

وہ کچھ نہ بولے ۔۔۔ لیکن ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس کے حکم کی

سرتابی نہیں کریں گے - !
گاڑی روانہ ہو گئی اور فراگ اجنبی کو گالیاں دیتا رہا -

آبادی سے بہت دور نکل آنے کے بعد گاڑی نے پختہ سڑک چھوڑ دی اور اب وہ پھر جنگلوں میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔ اجنبی شائد کسی مخصوص جگہ کی تلاش میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے گاڑی روکی۔ اور سیٹ سے اتر کر وین کے پچھلے حصے کی طرف آیا اور پھر جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا ایک بار پھر اُسے گالیوں اور لایعنی آوازوں کے طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔!

”بس ---- بس ---- میرے شیر ---- زیادہ غصہ نہیں ---- وعدہ کر چکا ہوں کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔!“ اجنبی نے کہا۔
”تم آخر کیا بلا ہو ----؟“ فراگ حلق کے بل چیخا -

”تم سے مختلف نہیں ہوں ---- اسی لئیے اتنی آسانی سے تم پر ہاتھ ڈال سکا ہوں۔“
”تیری بکواس میری سمجھ میں نہیں آتی۔“

”اچھا تو اسے اس طرح سمجھنے کی کوشش کرو کہ موت کے جزیرے میں اس وقت فرشتہ اجل میرے رحم و کرم پر ہے، جب کہ اس نے میرے ساتھیوں کو ایرو پلین پر دھمکی دی تھی۔!“

”اوہ ---- اوہ ---- مگر تم لوگ چاہتے کیا ہو؟“

”پرنس ہربنڈا کو بخیر و خوبی بنکاتا پہنچا دینا چاہتے ہیں۔“

”پرنس ہربنڈا فراڈ ہے۔“

”ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں -- لیکن تم کس کے لئیے کام کر رہے ہو۔۔۔۔؟“

”یہ میں نہیں بتا سکتا۔!“

”چلو میں مجبور بھی نہیں کروں گا۔!“ اجنبی نے خوش دلی سے کہا۔

”اب مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“

”اسٹیمپر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔“

”کک ---- کیا مطلب؟؟“

”میرا اشارہ پرنس ہربنڈا کے اسٹیمپر کی طرف ہے۔!“

”یہ نا ممکن ہے --!“

”لیکن میں نے اسے ممکن بنا لیا ہے --!“

فراگ خاموش ہو گیا - وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

”تم شائد شراب کی ضرورت محسوس کر رہے ہو ---؟“ اجنبی نے نرم لہجے میں کہا۔

”نہیں۔۔۔!“ فراگ غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔ ”میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم نے

مجھے میرے غلاموں کے سامنے ذلیل کیا ہے۔“

”ضرورتاً --- ورنہ میں تو بے حد شریف آدمی ہوں!!۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اپنے

کنگ چانگ ہونے کا کبھی اعتراف نہ کرتے اور پرنس ہربنڈا تابیتی سے آگے نہ بڑھ

سکتا۔“

”وہ تو اب بھی نہیں بڑھ سکے گا۔“

”میں جانتا ہوں کہ تمہارے بحری قزاق پرنس کے اسٹیمر کی تاک میں ہوں گے - اور

اُسے غرق کر دینے کی کوشش کریں گے۔۔۔ اسی لیئے تو اس اسٹیمر پر تمہاری

موجودگی ضروری ہے۔“

فراگ کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی -

وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔۔۔ ”تم میری جگہ ہرگز نہ لے سکو گے۔۔۔ تم نہیں

جانتے کہ میں اپنے لاتعداد غلاموں کو کس طرح کنٹرول کرتا ہوں --- ان چار آدمیوں

کی کوئی حقیقت نہیں جو صرف حیرت زدگی کے عالم میں تمہارے احکام کی تعمیل

کرتے رہے تھے۔“

”تم اس وہم میں کیوں مبتلا ہو گئے ہو کہ میں تمہاری جگہ لینا چاہتا ہوں ، میری

مملکت تمہاری مملکت سے زیادہ وسیع ہے۔ میں تم سے کہیں زیادہ چالاک ہوں۔ ورنہ

اس طرح تم میرے قابو میں نہ آجاتے۔“

”ان حالات میں فی الحال اسے تسلیم کیئے لیتا ہوں!۔“ فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں چاہتا کہ پرنس ہربنڈا بنکاٹا پہنچ جائے۔“

”اچھی بات ہے مجھے آزاد کردو میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ صحیح سلامت بنکاٹا پہنچ

جائے گا!۔“

”یہ کام میں اپنے طور پر کروں گا۔۔۔ وعدوں پر اعتبار کر لینا میری ہابی نہیں ہے!“
 ”کیا تم لوگوں کے ساتھ وہ کتیا بھی ہوگی۔۔۔۔؟“

”یقیناً۔۔۔ لیکن وہ تمہیں پہچان نہیں سکے گی۔ تم ریڈیو روم میں رکھے جاؤ گے۔۔ اور وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔!“
 ”تم نے بہت برا کیا۔۔۔ مجھے میرے آدمیوں کے سامنے ذلیل کیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔!“

”احمق ہو۔۔۔!“ اجنبی سر ہلا کر بولا۔

”وہ تمہیں کنگ چانگ کی حیثیت سے نہیں جانتے۔۔ اب تو بحیثیت کنگ چانگ تمہاری اور بھی دھاک بیٹھ جائے گی۔۔ وہ فخریہ دوسروں کو بتاتے پھریں گے کہ ہم نے کنگ چانگ دیکھا ہے۔۔۔!“ خوف ناک شکل والا کنگ چانگ۔۔۔۔!“ میری شکل تو تم دیکھ ہی رہے ہو، اُن سے جا کر کہہ دینا کہ سب کچھ ایک غلط فہمی کی بنا پر ہوا تھا تم پھر اپنے منصب پر فائز کر دیئے گئے ہو۔“

رات تاریک تھی۔۔۔!“ پاپ اے اے تے کا ساحل چھوڑتے ہی اسٹیمر کو بڑی بڑی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ غیر متوقع طور پر ہوا تیز ہوگئی تھی۔ پرنسز ٹالابوا جو پہلے ہی اعصاب زدگی کے عالم میں تھی اس افتاد پر اور زیادہ نروس نظر آنے لگی۔

”اگر ہم طوفان میں گھر گئے تو۔۔۔۔؟“ اُس نے ظفر کو مخاطب کیا۔

”ان اطراف میں طوفان کہاں۔۔۔۔ میں نے تو جغرافیہ میں نہیں پڑھا۔!“

”جغرافیہ بکواس ہے۔۔۔ سب ممکن ہے۔۔۔ یہ انہونی کا زمانہ ہے۔۔۔!“

دراصل ٹالابوا تابیتی میں کچھ دن اور رکنا چاہتی تھی۔۔۔۔ اُسے خوف تھا کہ کہیں کنگ چانگ کے بحری قزاق کھلے سمندر میں نہ آ لیں۔ ویسے وہ دوسروں پر یہی ظاہر کرتی رہی تھی کہ اُسے کنگ چانگ کے آدمیوں کی ذرا برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔ بہر حال یہ عمران ہی تھا کہ جس نے اُسے آج ہی روانگی پر آمادہ کر لیا تھا۔ لیکن ٹالابوا کے لاکھ اصرار پر بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے اسٹیمر کے تحفظ کے لیئے

کس قسم کے انتظامات کیئے تھے۔

خود لوئیس بھی اس سلسلے میں پریشان تھی۔ اُسے علم تھا کہ عمران ریڈیو روم میں موجود ہے لیکن اس سے ملاقات نہیں ہوسکی تھی۔ اُس نے ریڈیو روم کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور کسی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔
لوئیس نے حالات سے باخبر رہنے کے لیئے جیمسن کو گھیرا۔
”آخر وہ ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔۔۔!“

”میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ تم اتنی جلدی بدل جاؤ گی۔۔۔!“ جیمسن نے اُس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے شکوہ کیا۔۔۔!
”یہ فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔۔!“ لوئیس جھنجھلا گئی۔

”فرانسیسی لڑکیوں پر اعتماد کر لینے والے گدھے ہی ہوتے ہیں۔!“
”جہنم میں جاؤ۔۔۔“ لوئیس نے کہہ کر آگے بڑھنا چاہا ، مگر جیمسن راہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

”بٹو سامنے سے۔۔۔۔۔!“

”رات بڑی خوش گوار ہے ، سمندری ہوائیں مجھے پاگل بنا دیتی ہیں۔!“
”میں تمہیں پانی میں پھینک دوں گی۔“

”اُس سے پہلے تمہیں اس کے لیئے ہمارے باس سے اجازت طلب کرنا پڑے گی۔“
”تمہارا باس تم سے بھی زیادہ اُلو ہے۔“

”میں ہز میجسٹی عمران دی گریٹ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔! اس وقت وہی مالک ہیں۔۔۔!“
پرنسز ٹالابوا کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔“

لوئیس نہ جانے کیوں نرم پڑ گئی۔ ہونٹوں کا تنقّر آمیز کھنچاؤ مسکراہٹ میں تبدیل ہو گیا۔ اور وہ آہستہ سے بولی۔ ”کیا اُس سے کسی طرح ملاقات نہیں ہوسکتی۔۔۔؟“

”شکل دیکھے بغیر گفتگو کر سکتی ہو۔۔۔۔۔!“

”وہ کس طرح۔۔۔؟“

جیمسن نے چھوٹا سا جیبی ٹرانسمیٹر نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”تم ہی کال کرو - میں بات کر لوں گی۔۔۔۔۔!“ اُس نے ٹرانسمیٹر واپس کرتے ہوئے کہا۔

جیمسن نے فوری طور پر عمران سے رابطہ قائم کر کے کہا۔
 ”لوئیسا آپ سے بات کرنا چاہتی ہے، یور میجسٹی۔۔۔!“
 ”کیا بات ہے۔۔۔؟“ دوسری طرف سے آواز آئی۔
 ”تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ مجھے ریڈیو روم میں کیوں نہیں آنے دیتے۔۔۔!“ لوئیسا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔
 ”اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ باہر نکل سکوں۔۔۔ یا کسی کو اندر بلا سکوں۔!“
 ”پتا نہیں کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟“
 ”میرے جسم پر کپڑے نہیں ہیں، کسی نے میرا سوٹ چرا لیا ہے۔!“
 ”مجھے بیوقوف بنا رہے ہو۔۔۔!“ وہ بھٹا کر بولی۔
 ”اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔“ دوسری طرف سے غراہٹ سنائی دی، اور جیمسن نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر جھپٹ کے سوئچ آف کر دیا۔
 ”کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو۔۔۔“ لوئیسا برا سا منہ بنا کر بولی۔
 ”جب وہ اس لہجے میں گفتگو کرے تو سمجھ لو کہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔“
 ”میری طرف سے جہنم میں جائے، میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ آخر وہ کس برتے پر نکل کھڑا ہوا ہے جب کہ پرنسز ٹالا بوا بھی فی الحال روانگی کے لیئے تیار نہیں تھی۔!“
 ”وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے۔“
 ”کنگ چانگ بہت طاقت ور ہے، یہ کسی چھوٹے موٹے گروہ کی کہانی نہیں ہے۔۔۔ ان سمندروں میں بھی اس کے بحری قزاق دندناتے پھرتے ہیں۔!“
 ”بہر حال دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں، یا ہم بنکاٹا پہنچ جائیں گے، یا نہیں پہنچ سکیں گے۔!“
 ”یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟“
 ”ہم جواہری ہیں زندگی داؤ پر لگاتے ہیں۔“
 اس بار لوئیسا وہاں نہیں رکی۔ جیمسن نے بھی راستہ چھوڑ دیا۔ پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔

”یس یور میجسٹی۔۔۔!“ جیمسن نے ٹرانسمیٹر کو منہ کے قریب لا کر کہا، ”کیا اس نے تمہارے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کی تھی۔“ دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔
 ”جی ہاں۔۔۔۔!“

”اس کا کین باہر سے مقفل کر دو۔ اگر وہ کین کے اندر موجود ہو۔۔۔!“
 ”کیا فائدہ جناب اس کے پاس چابی بھی ہوگی۔“ جیمسن نے کہا۔۔۔!
 ”نہیں کسی کے پاس بھی نہیں ہے تم کیپٹن سے اس کے کین کی چابی طلب کرسکتے ہو۔“

”بہت بہتر جناب۔۔۔!“
 ”اوور اینڈ آل۔۔۔!“ جیمسن نے کہہ کر سوئچ آف کیا اور ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈال کر لوئیس کے کین کی طرف چل پڑا۔

دوسری صبح تک لوئیس نے اچھا خاصا ہنگامہ کر دیا تھا، ٹالا بوآ نے کیپٹن کو طلب کر کے کین نمبر تین کی چابی طلب کی۔ ”وہ تو رات ہی مجھ سے طلب کر لی گئی تھی۔۔۔!“ کیپٹن نے جواب دیا۔

”کون لینے آیا تھا۔۔۔؟“
 پرنس کا داڑھی والا باڈی گارڈ۔
 ”اوہ۔۔۔۔ اچھا جاؤ۔۔۔!“

کیپٹن چلا گیا پھر ٹالا بوآ جیمسن کو حاضر ہونے کا حکم بھجوا ہی رہی تھی کہ جوزف کمرے میں داخل ہوا۔
 ”کیوں خوامخواہ آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔!“ اس نے غصیلے لہجے میں ٹالا بوآ سے کہا۔

”اس داڑھی والے نے پچھلی رات لوئیس کا کین مقفل کر دیا تھا۔!“ ٹالا بوآ نے بھی خفگی والے انداز میں جواب دیا۔
 ”اس نے میرے حکم سے ایسا کیا تھا۔“

”بندریا کی طرح چاروں طرف چکچکاتی پھر رہی تھی مجھے غصہ آگیا اور میں نے جیمسن سے کہا کہ وہ اسے بند کر دے۔!“

ٹالا بوا طویل سانس لے کر رہ گئی۔

لیکن اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار بدستور قائم رہے، اس نے کسی قدر توقف کے ساتھ پوچھا۔ ”وہ آدمی جسے تم اپنا باس کہتے ہو۔ ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔۔؟“

”کچھ ٹھیک ہی کر رہے ہوں گے۔!“ جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔
 ”مجھے وہ قابل اعتماد آدمی معلوم نہیں ہوتا۔!“

”پھر تو نے کتوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔!“

”تم تو ایک ان پڑھ آدمی کی طرح گفتگو کرنے لگے ہو۔!“

”مجہ جیسے آدمی اکثریت میں ہیں، دنیا انہی کے دم سے آباد ہے ، پر رونق ہے
 ---ورنہ پڑھے لکھے لوگ تو اسے جہنم بنا کے رکھ دیتے۔، اور دیکھو ---- اب اگر تم
 نے باس کی شان میں گستاخی کی تو چیخ چیخ کر سب کو اصل حالات سے آگاہ
 کردوں گا۔!“

”نہیں۔۔۔“ ٹالا بوا خوف زدہ لہجے میں بولی، ”اب میں کچھ نہ کہوں گی۔“

”ذرا عقل استعمال کرو۔۔۔ تمہارا خیال تھا کہ ہم پر کھلے سمندر میں حملہ ہوگا، لیکن تمہارے ہی بیان کے مطابق ہم آدھے سے زیادہ سفر طے کر چکے ہیں۔“

”میں تو تمہاری ہی وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔“ وہ روپانسی ہو کر بولی۔

”چلو یہی سہی۔۔۔ اب اپنی زبان بند رکھنا۔۔۔۔۔ میرا باس بھی بہت بڑی مملکت کا بادشاہ ہے۔۔۔ اس لیئے ادب ملحوظ رکھو۔۔۔۔۔ اور ہاں اس سفید بندریا کا کین اب کھول دیا گیا ہے۔ اسے سمجھا دینا کہ ریڈیو روم سے دور ہی رہے۔!“

ٹھیک اسی وقت لوئیسا نے باہر سے کیین میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔

”آجائو۔۔۔“ ٹالا بوا نے اونچی آواز میں کہا۔

لوئیساً غم و غصّہ کی تصویر بنی ہوئی اندر آئی۔

”بس کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں!“ جوزف نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ ”تمہارا کین میں نے مقفل کرایا تھا!“

”لیکن کیوں۔۔۔؟ یور ہائنس۔۔“

”تمہاری بہتری کے لیئے۔۔۔ زکام ہو جاتا ہے سمندری ہوا سے۔“

”بحث کی ضرورت نہیں!“ ٹالا بوا بول پڑی۔ ”بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہز ہائنس کے حکم سے کین تک محدود کی گئی تھیں!“

لوئیس طنزیہ انداز میں کسی قدر خم ہوئی اور باہر نکل گئی۔ اب وہ ظفر اور جیمسن کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی وہ کچن کے قریب کھڑے کافی پی رہے تھے۔

لوئیس کو اپنی طرف آتے دیکھ کر جیمسن نے برا سا منہ بنایا۔

”صبح بخیر ماموزئیل!“ ظفر نے چھیڑنے کے انداز میں اسے مخاطب کیا۔

”میں موسیو علی عمران سے ملنا چاہتی ہوں۔“

”پھر وہی جھگڑے کی بات۔۔!“

”یہ بہت ضروری ہے۔۔۔“

”جو کچھ کہنا ہے ہم سے کہہ دو۔!“ جیمسن بولا۔

”میرا خیال ہے کہ شائد ڈیڈلی فراگ بھی ریڈیو روم میں موجود ہے۔!“

”کہیں تم افیون سے تو شوق نہیں کرتی رہی ہو۔“

”وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔“

”کہاں۔۔۔؟“

”یہ میں نہیں جانتی۔۔!“

”چونکہ تم نہیں جانتیں ، لہذا وہ ان کے ساتھ ریڈیو روم میں موجود ہوگا۔!“

”میں کہتی ہوں وہ بے حد خطرناک ہے۔ اور یہ اسٹیمر بنکٹا کے ساحل پر پہنچ کر

بھی تباہ ہو سکتا ہے ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے گا۔!“

”بڑی خوشی کی بات ہے ، میں یہی چاہتا ہوں۔!“ جیمسن ہنس کر بولا۔

”جہنم میں جاؤ۔!“ وہ جھنجھلا کر بولی۔

”اگر تم ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو مجھے اس پر بھی تیار پاؤ گی۔!“

”فضول باتیں نہ کرو۔۔۔!“ ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا، اور لوئیسا سے بولا۔

”بہتر ہوگا کہ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔۔ اور فی الحال اسے بھول جاؤ کہ ہم تمہاری نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔!“

لوئیسا نے اسے قہر آلود نظروں سے گھورا، اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

”یہ کیا بات ہوئی جناب۔۔۔؟“ جیمسن اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

”کسی حد تک حالات سے آگاہ ہوگیا ہوں، عمران صاحب نے شروع ہی سے اس معاملے کو کچھ اس قسم کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے کہ ہم الجھائے گئے ہیں۔۔۔۔۔ ورنہ ان معاملات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔!“

”اس سے بحث نہیں۔۔۔۔۔ سوال اس عورت کی نگرانی میں کام کرنے کا ہے۔!“

”تم اسے کیا سمجھتے ہو۔۔۔؟“ ظفر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

”فرانس کے خفیہ امور کے محکمے کی ایک اعلیٰ آفیسر ہے۔!“

”اوہو۔۔۔!“

”بہر حال مجھے اسی حد تک آگاہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے سے ہمارے ملک اور فرانس کا کوئی مشترکہ مفاد وابستہ ہے۔!“

دفعۃً ڈیٹلی فراگ اٹھ بیٹھا۔۔۔ بڑی گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔۔۔ تیزی سے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن یہ ریڈیو روم تو نہیں تھا۔ وہاں اتنی آرام دہ مسہری نہیں تھی۔ سرے سے کوئی ایسی جگہ ہی نہیں تھی جہاں کمر سیدھی کرنے ہی کے خیال سے لیٹا جاسکتا۔!

یہ تو ایک بہت کشادہ اور عمدگی سے آراستہ کیا ہوا کین تھا۔۔۔۔۔ وہ مسہری سے اتر آیا۔۔۔ سامنے قد آدم آئینہ تھا۔۔۔ اس پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح چونکا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کے سامنے کوئی اجنبی کھڑا ہو۔۔۔۔۔ یہ اس کی شکل تو نہیں تھی۔۔۔ اگر شانے کان کی لوؤں تک اٹھے نہ ہوتے تو وہ خود کو پہچاننے سے ہی

انکار کر دیتا۔

میں کس جال میں پھنس گیا ہوں۔ وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔ دوپہر کے بعد جب اسٹیمر بنکاکا کے ساحل سے لگنے والا تھا اُسے کافی پینے کو دی گئی تھی۔ شائد اسی کافی میں کوئی خواب آور دوا شامل تھی۔ ورنہ وہ اپنی لاعلمی میں ریڈیو روم سے اس کبین میں کیوں کر منتقل کیا جاسکتا۔

چلو بھرم رہ گیا ، اس نے سوچا وہ آدمی صرف اس مہم کی حد تک اس کا دشمن تھا ورنہ اس کے چہرے پر ایسا میک اپ کیوں کرتا کہ دوسرے پہچان نہ سکیں۔

بہر حال مسٹر کنگ چانگ ----! وہ کھوکھلی سی آواز میں بڑبڑایا، اتنی چوٹ تم نے پہلے کبھی نہیں کھائی ہوگی۔ وہ کبین کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔۔۔ سورج غروب ہوچکا تھا اور فضا میں سرمئی غبار آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

اس نے طویل سانس لی اور سوچنے لگا ، تو کیا یہ واپسی کا سفر ہے۔۔۔؟ غالباً اسٹیمر تو وہی ہے جس کے ریڈیو روم سے وہ اپنے آدمیوں کو برابر ہدایات دیتا رہا تھا کہ اسٹیمر کو بخیر و عافیت بنکاکا تک پہنچ جانے دیں ، ایک بار پھر وہ جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا ۔

خبیث صورت ڈھمپ لوپوکا اپنی تمام تر ہیئت کڈائی کے ساتھ یاد آگیا ۔ خیر دوست ۔۔۔ اس نے سوچا ، زندگی ہے تو پھر ملاقات ہوگی اگر پورے بنکاکا کو جہنم بنا کر نہ رکھ دیا تو کنگ چانگ پر تف ہے دوبارہ کبین میں داخل ہونے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ بائیں جانب سے ایک آدمی نمودار ہوا۔

”آپ کے لیئے مارتینی لاؤں یا کافی پسند فرمائیں گے۔۔۔۔!“ اس نے بڑے ادب سے پوچھا ۔ فراگ نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن دھندلکے میں اس کے خدوخال واضح طور پر نظر نہ آسکے ۔

”اندر چلو ۔۔۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔۔!“ فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”بہت بہتر جناب ۔۔۔۔!“ اس نے کہا اور کبین میں داخل ہو گیا۔

فراگ نے اسے گھور کر دیکھا اور وہ اس سے نظریں چرانے لگا۔ صورت ہی سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا تھا۔

